جلد ہشتم

کلام

(2003)

میر احمد نوید

یا فاطمہؑ

انتساب

محمدؐ اور علیؑ

کے نام

اللہ وہ سوال ہے جس کا جواب انسان ہے

یعنی

اللہ وہ نامعلوم ہے جس کا معلوم انسان ہے

یعنی

اللہ وہ محال ہے جس کا ممکن انسان ہے

یعنی

اللہ وہ بے دلیل ہے جس کی دلیل انسان ہے

یعنی

اللہ وہ وہم ہے جس کی حقیقت انسان ہے

میر احمد نویدؔ

میں بولتی کتاب ہُوں لوگوں کے درمیاں
سنگِ حرم کہ خشتِ کلیسا نہیں ہُوں میں

وہ محکم و متشابہ ہے میرا سارا کلام
کسی کو ہے یہ صحیفہ کسی کو ردّی ہے

لوحِ محفوظ کا آہنگِ نوا بولتا ہے
سن سکوتو مِرے لہجے میں خدا بولتا ہے

یہ مَیں نے مانا صحیفے ہزار اُترے ہیں
مِری بغل میں جو ہے وہ کتاب ہے کچھ اور

میر احمد نوید

اے اللہ اے رب اے مولا

اے رحیم، اے کریم

واسطہ تجھے تیرے مصطفیٰ بندوں کا انسانوں کے حصّے کے سارے دُکھ میری جھولی میں ڈال دے جبکہ میرے حصّے کے سارے سُکھ انسانوں کی جھولی میں ڈال دے۔

آمین

برحمتک یاارحمہ الراحمین

میر احمد نویدؔ

☆

☆ تم اپنے اندر ایک چھپا یا ہوا خزانہ ہو میں چاہتا ہوں تمہیں تم پر ظاہر کردوں تا کہ تم اپنی پہچان کرسکو۔

☆ جب تمہارے اندر سے تمہاری ''میں'' فنا ہو جاتی ہے تب تمہارے اندر سے ''تُو'' یعنی (وہ) ''مَیں'' بقا بن کر بولنے لگتا ہے۔

☆ میں خالق ہوں میں نے اپنی تخلیق سے اپنے خالق ہونے کو خود خلق کیا ہے میں نہ کسی اور سے خلق ہُوا ہوں نہ میں نے کسی اور کو خلق کیا ہے یعنی تمہارے سمجھنے کے لئے میں اُس توانائی (Energy) کے مانند ہوں جسے نہ پیدا کیا جا سکتا ہے نہ فنا کیا جا سکتا ہے۔

☆ تم میری تلاش میں جہاں کہیں بھی پہنچتے ہو وہاں تم خود ہوتے ہو میں نہیں۔

☆ میں نہ ایک (ا) ہوں نہ ''ہے'' ہوں۔

☆ ''ھَا'' میری تنہائی ہے جبکہ ''ھُوَ'' میری یکتائی ہے۔

☆ میں نے ایک (ا) ''میں'' کی پہچان کرانے کے لئے ایک کو دو (۲) ''ہم'' میں تقسیم کیا ہے۔

☆ تم جسے انا الحق سمجھتے ہو وہ حق میں ہی ہوں۔

☆ (انا الحق) یقین کی کسی بھی منزل پر جو دو دن سے زیادہ قیام کر لے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

☆ (انا الحق) ''میں'' حق ''ہوں'' حق تم میں اُسی وقت قائم ہوتا ہے جب تمہارے اندر سے حق قائم ہونے سے پہلے ''میں'' اور حق قائم ہونے کے بعد ''ہوں'' نکل جاتے ہیں۔

☆ میں ہی وہ عہد ہوں جو ظالموں تک نہیں پہنچ سکتا۔

☆ میرا حضور اور میرا اغیاب سانسوں کے جاری ہونے یا رُک جانے سے بہت بلند ہے یعنی نہ میرا حضور پیدا ہوتا ہے نہ میرا اغیاب مرتا ہے۔

☆ میرا غیب ایک شدید حضور ہے جبکہ میرا حضور ایک شدید غیب۔

☆ دو غیبوں کے درمیان (اوّل و آخر) جو موجود (دلیل) کا انکار کر دیتا ہے اس کا وجود ہمیشہ سے ہمیشہ کیلئے غائب ہو جاتا ہے جبکہ دو غیبوں کے درمیان (اوّل و آخر) جو موجود (دلیل) کا اقرار کر لیتا ہے اس کا وجود ہمیشہ سے ہمیشہ کیلئے حاضر ہو جاتا ہے۔

☆ بے دلیلی تک پہنچنے کے لئے دلیل سے گزرنا لازمی امر ہے۔

☆ تم یہ کہتے ہو ہم مانتے ہیں۔ کسے مانتے ہو؟ جو چلا گیا۔ کیوں مانتے ہو ؟ جو ہے اُس کا انکار کرنے کیلئے۔

☆ غائب کا نہ اقرار ہے نہ انکار یعنی حاضر کے اقرار یا انکار میں ہی غائب کا اقرار یا انکار چھپا ہے۔

☆ میں تمہیں بلاتا ہوں اُس مَوت کی طرف جو زندگی ہے اور تمہیں ڈراتا ہوں اُس زندگی سے جو مَوت ہے۔

☆ میں وہ آئینہ ہوں جو تمہیں اپنے سامنے نہیں بلکہ تمہیں تمہارے سامنے برہنہ کرتا ہے۔

☆ میری بات (امر) کو حق سمجھتے ہوئے اُسے قبول کرنا ہی خیر (حق) طہارت ہے جبکہ میری بات (امر) کو حق سمجھتے ہوئے بھی اُسے قبول نہ کرنا ہی شر (باطل) نجاست ہے۔

☆ میرا مقام تمہارے ایمان اور تمہارے کُفر سے بہت بُلند ہے البتہ تمہارا ایمان تمہارے لیے جزا (جنّت) ہے جبکہ تمہارا کُفر تمہارے لیے سزا (دوزخ) ہے۔

☆ تم نے میری بات سنے بغیر سمجھے بغیر بات کے ضمن میں یا شر کیا یا

پُوجا کی اگر تم میری بات سن لیتے اور سمجھ لیتے تو تم شر، اور پُوجا سے نکل جاتے۔

☆ خبیث میری بات (امر) سے لا جواب ہوتا ہے جبکہ شریف مطمئن۔

☆ اے ناعاقبت اندیشو! تم نے پہلے جس کا انتظار کیا اور پھر جس کا انکار کیا اور پھر جس کا انتظار کیا وہ مَیں ہی ہوں جاؤ تمہارے نصیب میں ازل سے ابد تک پہلے انتظار اور پھر انکار اور پھر انتظار ہی لکھا ہے۔ جبکہ میں ہمیشہ سے تھا ہمیشہ سے ہوں اور ہمیشہ رہوں گا

☆ مَیں سوئے ہوؤں کیلئے ماضی جیسا ہوں، نیم جاگے، نیم سوئے ہوؤں کیلئے حال جیسا ہوں، جاگے ہوؤں کیلئے مستقبل جیسا ہوں، جبکہ مَیں نہ ماضی ہوں، نہ حال ہوں، نہ مستقبل ہوں۔

☆ تم نے مجھ پر حیوان بن کر حملہ کیا بدلے میں مَیں تمہیں انسان بنا کر دم لوں گا۔

☆ انسان اپنے جلال پر قابو نہیں پا سکتا ہاں اپنے جلال کو رحم کی طرف موڑ سکتا ہے۔

☆ میری ذات کا وہ سِرا جو مجاز ہے اُسے اندھا بھی دیکھ سکتا ہے مگر مِری

ذات کا دوسرا جو حقیقت ہے اُسے آنکھ والا بھی نہیں دیکھ سکتا۔

☆ تم بے نیاز ہو کر کہیں اُسی سے بے نیاز نہ ہو جانا جس نے تمہیں بے نیاز کیا ہے۔

☆ میں شریف کی شرافت میں (مودّت عطا کر کے) اضافہ کرتا ہی چلا جاتا ہوں تاوقتیکہ وہ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر راہِ راست (حق) پر نہ آجائے جبکہ میں خبیث کی خباثت میں (حسد میں مبتلا کر کے) اضافہ کرتا ہی چلا جاتا ہوں تاوقتیکہ وہ اپنی نیکیوں پر متکبّر ہو کر گمراہ (باطل) نہ ہو جائے۔

☆ حق تمہارے سامنے ہمیشہ تمہاری ناپسندیدہ ترین شکل میں آئے گا اب مجھے دیکھنا یہ ہے کہ تم کیسے اُس کی طرف منہ کرتے ہو جبکہ باطل تمہارے سامنے ہمیشہ تمہاری پسندیدہ ترین شکل میں آئے گا اب مجھے دیکھنا یہ ہے کہ تم کیسے اُس سے منہ پھیرتے ہو۔

☆ مَیں نے علیؑ کو اپنے ارادوں کی کامیابی سے اپنے حوصلوں کی بلندی سے اور اپنی نیتوں کی سلامتی سے پہچانا۔

☆ اے علیؑ اے رحیم اے کریم اے میری تنہائی کو یکتائی سے بدلنے

والے یہ آپ کی رحیمی اور آپ کی کریمی ہے کہ آپ نے مجھے اپنی تنہائی اور اپنی یکتائی کے سرے کا سرا عطا کیا۔

☆ کیا تمہارے پاس کوئی ایسا گناہ ہے جو اُس کی رحیمی اور اُس کی کریمی سے بڑا ہو سوائے اِس کے کہ تم اُس کے رحیم ہونے اور اُس کے کریم ہونے سے انکار کر کے اپنے نفس پر خود ظلم کرو اور اُس سے حسد کر کے خود بے یار و مددگار ہو جاؤ۔

☆ اللہ تمہیں اپنے جیسا بنانے کے لیے تم جیسا بن کے اِس دنیا میں آیا ہے۔

☆ غافلو! اللہ جو تمہیں بنانا چاہتا ہے تم نے وہ اُسے بنا کر اُس کی پوجا شروع کر دی۔

☆ تم اللہ کو مان کے (سجدے کر کے) اللہ کو راضی نہیں کر سکتے جبکہ اپنے نفس (مَیں) کی پہچان کر کے اللہ (تُو) کو راضی کر سکتے ہو۔

☆ مُلا تمہیں (گمراہ کرنے کیلئے) اپنی طرف بُلاتا ہے جبکہ میں تمہیں (راہِ راست پر لانے کیلئے) تمہاری ہی طرف بھیجتا ہوں۔

☆ انسان کے اللہ بننے کے خبط نے انسان سے اس کا انسان ہونا بھی چھین لیا ہے۔

☆ کوئی بھی انسان خود کو اللہ (مولا) سمجھ سکتا ہے مگر جب ثابت کرنے پر بات آئے گی تب صرف اللہ (مولا) ہی بچے گا۔

☆ زندگی کو فلسفہ (قیاس) بنا کر زندگی کو اپنے لیے مشکل بنانا یا زندگی کو حکمت (الہام) سمجھ کر زندگی کو اپنے لئے آسان بنانا انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔

☆ اللہ کا قہر ہے تمہیں اپنے رحم کی طرف بلانے (ہنکانے) کے لئے مگر بھاگ رہے ہو تم اُس کے رحم سے اُس کی نعمت سے اُس کی نعمت کے شکر سے مگر کہاں جاؤ گے بھاگ کر تم اور تمہارا کفر اللہ کے قہر سے۔

میر احمد نویدؔ

☆

☆ (نہیں) ''ہے'' سے پہلے ''کیا'' ہے ''کیا'' سے پہلے ''نہیں'' ہے ''نہیں'' سے پہلے ''ہے''

☆ تنہائی کا ادراک نہ ہونا تنہائی ہے، جب کہ تنہائی کا ادراک یکتائی ہے۔

☆ انسان کا محرومی (تنہائی) سے بے نیازی (یکتائی) تک کا سفر، اُس کی گمشدہ ''میں'' کی بازیابی تک کا سفر ہے۔

☆ ''مَیں'' روح، جسم، نفس، (قلب) اور عقل کا مجموعہ ہے۔

☆ جاننے کے عمل سے گزرنا دراصل تنہائی (کیا اور کیوں) سے گزرنا ہے جبکہ پالینا دراصل یکتائی (''یوں'') کو پالینا ہے۔

☆ غفلت کا دوسرا نام عالمِ تنہائی ہے جبکہ آ گہی کا دوسرا نام عالمِ یکتائی ہے۔

☆ سوالوں کا سوال تنہائی ہے جبکہ جوابوں کا جواب یکتائی ہے۔

☆ جسے وجود ''میں'' کا شعور حاصل ہو جائے وہ زمان و مکان (ماضی، حال، مستقبل) کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے۔

☆ ''میں'' کا شعور خود آ گہی ہے جبکہ ''میں'' کی بے شعوری خود پسندی

☆ سب سے بڑی لالچ زندگی کی لالچ ہے جبکہ سب سے بڑا خوف مَوت کا خوف ہے تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ تم اِس لالچ اور اِس خوف سے باہر نکل آؤ۔

☆ ''مَیں'' کے ایک طرف لالچ ہے جبکہ دوسری طرف خوف وہ صرف ''مَیں'' کا شعور ہی ہے جو تمہیں لالچ اورخوف سے نکال سکتا ہے۔

☆ ''میں'' کا شعور عاجزی، سپردگی اور عبدیت ہے جبکہ ''میں'' کی بے شعوری خود پرستی، خناس اورابلیسیت ہے۔

☆ ''مَیں'' کا شعور یکتائی ہے جبکہ ''مَیں'' کی بے شعوری تنہائی۔

☆ ''مَیں'' کا شعور تکملیت (Fulfillness) ہے جبکہ ''مَیں'' کی بے شعوری غیر تکملیت (Emptiness) ہے۔

''مَیں'' کا شعور روشنی (Enlightenment) ہے جبکہ ''مَیں'' کی بے شعوری تیرگی (Darkness) ہے

☆ اپنے آپ کو پانا دراصل اپنے کوئی نہیں (Nobody) ہونے کو پانا ہے۔

☆ احمق (جاہل) کا کوئی نہیں (Nobody) ہونا اس کا جبر ہے جبکہ عقلمند

(عالم) کا کوئی نہیں (Nobody) ہونا اس کا اختیار ہے۔

☆ محروم کے پاس بھی کچھ نہیں ہوتا اور بے نیاز کے پاس بھی کچھ نہیں ہوتا یہ اور بات ہے کہ محروم کو سب کچھ چاہیے بھی ہوتا ہے جبکہ بے نیاز کو کچھ چاہیے بھی نہیں ہوتا۔

☆ ''مَیں'' کا شعور جنت ہے جبکہ ''مَیں'' کی بے شعوری دوزخ ہے۔

☆ راہ سے بھٹک جانا ''میں'' کی بے شعوری ہے جبکہ راہ پر آ جانا ''میں'' کا شعور ہے

☆ جسے ''میں'' نہیں ملتی اُسے انسان بھی نہیں ملتا، جسے انسان نہیں ملتا اُسے اللہ بھی نہیں ملتا۔

☆ جہل کو سمجھنا علم ہے، غفلت کی خبر آ گہی ہے، بے معنویت کا جاننا معنویت ہے، مہملیت کا شعور جامعیت ہے

☆ علم کی جستجو ہی علم ہے۔

☆ اگر سمجھو تو علم تمہارا باپ ہے اور حکمت تمہاری ماں ورنہ تو تم یتیم بھی ہو اور اسیر بھی۔

☆ ایک خبر وہ ہے جو تم تک پہنچی ہے جو جہل ہے، ایک خبر وہ ہے جس تک

تمہیں پہنچنا ہے جو علم ہے۔

☆ کوئی نہیں تمہارا دوست سوائے علم ، کوئی نہیں تمہارا دشمن سوائے جہل۔

☆ جہل نہ جاننا نہیں بلکہ نہ ماننا ہے۔

☆ عالم (ہشار) اور جاہل (مکّار) میں فرق جاننے یا نہ جاننے کا نہیں بلکہ ماننے یا نہ ماننے کا ہے۔

☆ جہل خنّاسِ علم ہے جبکہ علم عاجزی ہے۔

☆ محبت کا کال اصل میں علم و دانش کا کال ہے

☆ علم تم سے جتنا قریب ہو گا طلبِ دنیا اتنی دور۔

☆ علم میں فقر پوشیدہ ہے۔

☆ زندگی کا علم زندگی میں پوشیدہ ہے۔

☆ علم کے شہر کا دروازہ صرف بہادر پر کھلتا ہے۔

☆ عقل نے اگر بزدلی کی کوکھ سے جنم لیا ہے تو باعثِ شر ہے اور اگر عقل نے بہادری کی کوکھ سے جنم لیا ہے تو باعثِ خیر ہے۔

☆ انسان سے دوری علم سے دوری ہے۔

☆ اعترافِ جہل طلبِ علم کا پہلا زینہ ہے۔

☆ جہل ہمیشہ علم کے نام پر پھیلایا جاتا ہے۔

☆ سو عالموں کے مرنے سے وہ نقصان نہیں ہوتا جو ایک جاہل کے پیدا ہونے سے ہوتا ہے۔

☆ علم کی راہ میں سب سے بڑی رُکاوٹ خود کو عالم منوانے کی خواہش ہے۔

☆ ہر فرض سے پہلے علم فرض ہے کہ اسی سے ہر فرض کی اہمیت روشن ہوتی ہے یعنی جتنا علم اتنی عبادت

☆ علم کے دو زاویے ہیں ایک انسان سے محبت ایک انسان سے نفرت ایک کے نتیجہ میں تریاق (زندگی) وجود میں آتا ہے جبکہ ایک کے نتیجہ میں زہر (موت)۔

☆ بزدل انسان مکّار تو ہوسکتا ہے ذہین نہیں۔

☆ انسان انسان کو اذیت نہیں پہنچاتا بلکہ ایک انسان کی جہالت، بے شعوری دوسرے انسان کو اذیت پہنچاتی ہے۔ انسان انسان کو راحت نہیں پہنچاتا بلکہ ایک انسان کی علمیت، شعور انسان کو راحت پہنچاتا

ہے۔

☆ انا پرست خود تنہا ہوتا ہے جبکہ عاجز کو دنیا تنہا کرتی ہے۔انا پرست کی تنہائی بلآخر محرومی سے بدل جاتی ہے جبکہ عاجز کی تنہائی بے نیازی سے۔

☆ خودشناسی علم ہے جبکہ خود پسندی جہل۔

☆ کسی کو نادان یا جاہل سمجھنا دراصل خود دانائی اور علم سے دور جا پڑنا ہے۔

☆ علم کے بغیر انسان اُس جانور کے مانند ہے جس کی زندگی بھوک اور شہوت تک محدود ہوتی ہے۔

☆ علم انسان کیلئے ہے انسان علم کیلئے۔

☆ علم تعمیر بھی ہے تخریب بھی علم نور بھی ہے طاغوت بھی۔

☆ علم سخاوت ہے جہل خِست۔

☆ کتابِ نفس سے آگہی علم ہے جب کہ کتابِ نفس سے غفلت جہل۔

☆ علم کے پردے میں صبر ہے،صبر کے پردے میں حلم ہے، حلم کے پردے میں غضب ہے۔

☆ وہ علم جو علیم تک نہ پہنچا سکے جہل ہے وہ خبر جو خبیر تک نہ پہنچا سکے بے خبری ہے۔

☆ جو علم یہ نہ بتا سکے کہ عدل کیا ہے، جہل ہے، جو عدل یہ نہ بتا سکے کہ حق کیا ہے، ظلم (باطل) ہے۔

☆ وہ عمر جو سوچنے اور سمجھنے کی خاموشی سے گزرے بغیر بولنے میں صرف ہو علم کا سراب ہوتی ہے جبکہ وہ عمر جو سوچنے اور سمجھنے کی خاموشی سے گزر کر بولنے میں صرف ہو علم کی حقیقت ہوتی ہے۔

☆ نہ محض بولنا دانشمندی ہے، نہ محض خاموش رہنا یعنی اِن کا صحیح اور بروقت استعمال ہی دانشمندی ہے۔

☆ جاہل تنہائی میں استاد کا شاگرد ہوتا ہے جبکہ بزم میں استاد کا استاد۔ عالم تنہائی میں شاگرد کا استاد ہوتا ہے جبکہ بزم میں شاگرد کا شاگرد۔

☆ ایک اطمینان جہل کا اعتماد ہے جو تکبر (ظلم) ہے جبکہ ایک اطمینان علم کا یقین ہے جو عاجزی (عدل) ہے۔

☆ تمہاری اپنے آپ سے محبت اگر تم کو دوسرے انسانوں سے محبت کرنا نہیں سکھا رہی تو جان لو تمہاری اپنے آپ سے محبت تمہیں تیزی کے

ساتھ پاگل پن یا خودکشی کی طرف لے جائے گی۔

☆ علم نہ خیر ہے نہ شر نہ حق ہے نہ باطل نہ صحیح ہے نہ غلط ہاں اُس کا استعمال خیر ہے یا شر ہے یا حق ہے یا باطل یا صحیح ہے یا غلط یعنی علم اگر حق پر ہے تو باعثِ خیر ہے صحیح ہے اگر باطل پر ہے تو باعثِ شر ہے غلط ہے۔

☆ علم نہ اچھا ہوتا ہے نہ بُرا بلکہ ہر اچھے اور بُرے عمل کو تیز کر دیتا ہے یعنی اگر تم اچھے ہو تو علم تمہیں اور اچھا بنا دیتا ہے اور اگر تم بُرے ہو تو علم تمہیں اور بُرا بنا دیتا ہے جبکہ اچھائی عدل، سخاوت ہے اور بُرائی ظلم، خصت۔

☆ جسے انسان سے جتنی محبت ہے وہ اتنا بڑا عالم ہے۔

☆ عالم کی جنگ جاہل سے نہیں بلکہ جہل سے ہوتی ہے۔

☆ ہوش مندی اور دیوانگی جس مستی میں یکجا ہوتے ہیں اس مستی کا نام عالم ہے۔

☆ عالم نہ ہوش مند ہوتا ہے نہ دیوانہ یہ اور بات ہے کہ ہوش مند اُسے دیوانہ سمجھتے ہیں جبکہ دیوانے اسے ہوش مند، ہوش منداور دیوانے اُسے دیکھ کر ٹھٹھہ لگاتے ہیں جبکہ وہ اُن کے درمیان سے گریہ ناک گزر جاتا ہے۔

☆ کسی عالم کی بات سے اگر کوئی خود کو جاہل سمجھنے لگے تو دراصل وہ عالم جاہل ہے جبکہ کسی عالم کی بات سے اگر کوئی خود کو عالم سمجھنے لگے تو حقیقتاً وہ عالم، عالم ہے کیونکہ عالم کا کام بات پیدا کرنا نہیں بلکہ بات کی نشاندہی کرنا ہے۔

☆ عالم وہ نہیں جو دیکھنے والے کو دکھائے اور سننے والے کو سنائے بلکہ وہ ہے جو اندھے کو دکھائے اور بہرے کو سُنائے۔

☆ جو لوگ اہلِ علم کی سادگی اور عاجزی کو خاطر میں نہیں لاتے اُنہیں اہلِ جہل کی ظاہری شان وشوکت اور تکبر روند ڈالتا ہے۔

☆ جہل کے اعتماد سے علم کا تذبذب کہیں بہتر ہے۔

☆ زندگی کی حقیقت مَوت ہے۔

☆ کاش تم یہ راز جان سکو کہ زندگی کا تالا موت کی چابی سے کھلتا ہے۔

☆ جیسا تمہارا تصورِ موت ہوگا ویسی تمہاری زندگی

☆ موت سے آگاہی دراصل زندگی سے آگاہی ہے

☆ موت کا خوف زندگی کا غلط تصور ہے۔

☆ تمہیں موت نے پیدا کیا ہے جبکہ زندگی نے مردہ۔

☆ موت کا مطلب مرجانا نہیں بلکہ جہالت کی زندگی گزارنا ہے۔

☆ اگر تمہاری زندگی غفلت سے عبارت ہے تو تم مَرے ہوئے پیدا ہوئے ہو اور اگر آ گہی سے عبارت ہے تو تم مَرنے کے بعد بھی زندہ ہو۔

☆ مَوت، ایک ہیت سے دُوسری ہیت میں منتقل ہونے کا درمیانی عالم (وقفہ) ہے مگر سب کے لئے نہیں صرف اُن کے لیے ہے جو یہ جانتے ہیں کہ موت کیا ہے اور جو یہ جانتے ہیں کہ مَوت کیا ہے وہ مَوت سے پہلے مرنے کی تمنا کرتے ہیں۔

☆ موت سے پہلے مرنا آ گہی ہے جبکہ موت سے مرنا غفلت۔

☆ موت سے پہلے مرنا اختیار ہے جبکہ موت سے مرنا جبر۔

☆ موت سے پہلے مرنا خواہشِ نفس (موت) ترک کر کے رضائے الٰہی (زندگی) اختیار کرنا ہے۔

☆ خواہشِ نفس کا دوسرا نام حرص وہَوا ہے۔

☆ جن کا تصورِ زندگی اور تصورِ موت سانسوں کے جاری ہونے یا سانسوں کے رُک جانے سے بلند نہیں اُنہیں زندگی پیدا کرتی ہے اور موت اُنہیں مار دیتی ہے۔

☆ تم جب تک زندگی اور موت کی دوئی سے باہر نہیں آ ؤ گے زندگی کی لالچ تمہیں جینے نہیں دے گی اور موت کا خوف تمہیں مرنے نہیں دے گا۔

☆ اللہ جن پر لعنت کرے وہ مردہ ہیں چاہے وہ زندہ ہی کیوں نہ ہوں اللہ جن پر سلامتی بھیجے وہ زندہ ہیں چاہے وہ مردہ ہی کیوں نہ ہوں یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی لعنت موت ہے جبکہ اللہ کی بھیجی ہوئی سلامتی زندگی۔

☆ مستقبل، دولت اور زندگی کے پیچھے بھاگنے والے ایک وقت آ تا ہے جب ماضی، بیماری اور مَوت کو روتے ہیں۔

☆ جس انسان کی تیاری نہیں ہوتی وہ دنیا میں رہ کر بھی نہیں رہتا اور جس انسان کی تیاری ہوتی ہے وہ دنیا سے جا کر بھی نہیں جاتا۔

☆ جو یہ نہیں جانتا کہ اچھائی یا بُرائی کیا ہے۔اُسے اپنے آپ کو اچھا یا بُرا سمجھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

☆ تمہیں روشنی چاہیے ہے اور تم اندھیرے سے بھی نہیں گزرنا چاہتے۔ تمہیں سیرابی چاہیے ہے اور تم تشنگی سے بھی نہیں گزرنا چاہتے تمہیں زندگی چاہیے ہے اور تم مرنا بھی نہیں چاہتے۔

☆ رائیگاں ہونے سے تو قربان ہو جانا بہتر ہے وہ اِس لیے کہ رائیگاں ہونے اور قربان ہونے میں بنیادی فرق بے اختیار ہونے اور با اختیار ہونے کا فرق ہے ایک کا نتیجہ محرومی ہے جبکہ ایک کا نتیجہ بے نیازی۔ ایک کا نتیجہ ''میں'' کی بے شعوری ہے جبکہ ایک کا نتیجہ ''میں'' کا شعور یعنی جسے ''میں'' کا شعور نہیں وہ محروم ہے اور جو محروم ہے وہ بے اطمینان ہے اور جو بے اطمینان ہے وہ بے اختیار ہے اور جو بے اختیار ہے وہی تو رائیگاں ہوگا اور جسے ''میں'' کا شعور ہے وہ بے نیاز ہے اور جو بے نیاز ہے وہ با اطمینان ہے اور جو با اطمینان ہے وہ با اختیار ہے اور جو با اختیار ہے وہی تو قربان ہوگا۔ یعنی ایک مر کر رائیگاں ہو گیا جبکہ ایک قربان ہو کر جاوداں ہو گیا۔

☆ اپنے نفس ''میں'' کو پہچاننے سے مُراد یہ تسلیم کرنا ہے کہ جہاں تمہارا تصوّرِ نجاست ختم ہوتا ہے وہاں سے ''میں'' (مجاز) کی نجاست کا آغاز ہوتا ہے جبکہ اپنے رب ''تُو'' (حقیقت) کو پہچاننے سے مراد یہ تسلیم کرنا ہے کہ جہاں تمہارا تصورِ طہارت ختم ہوتا ہے وہاں سے رب ''تُو'' کی طہارت کا آغاز ہوتا ہے۔

☆ خواہشِ نفس کا دوسرا نام فجور (ظلم) ہے جبکہ رضائے الٰہی کا دوسرا نام تقویٰ (عدل) ہے۔

☆ (نفس) خواہش اگر عقل کے تابع ہے تو نعمت ہے اور اگر عقل (نفس) خواہش کے تابع ہے تو ہلاکت ہے۔

☆ حق بات کا ردّ و قبول بات کے سمجھ میں آنے یا نہ آنے سے نہیں بلکہ طہارتِ نفس اور نجاستِ نفس سے ہے۔

☆ نفس کی مالش ہوسِ زر (خواہشِ دنیا) سے زیادہ بُری بلا ہے۔

☆ جو لوگ دنیا کو آخرت سے الگ کرتے ہیں وہ آخرت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں جبکہ جو آخرت کو دنیا سے الگ کرتے ہیں وہ دنیا سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں دنیا اور آخرت میں دوئی پیدا کرنے والے دنیا یا آخرت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

☆ حق بات کرنے کے لیے مصلحت یا مکاری یا سیاست نہیں بلکہ سلیقہ اور دانشمندی اور حکمت درکار ہے۔

☆ تم وہ بات نہیں کرو جس سے فساد پھیل جائے اور اصل بات پیچھے چلی جائے۔

☆ تمہارے نفس میں تقویٰ (نفس الٰہیہ ملکوتیہ) بھی ہے اور فجور (نفسِ امّارہ) بھی اب دیکھنا یہ ہے کہ مقتلِ نفس میں جب دونوں مقابل صف آرا ہوتے ہیں تو تم کس کی صدا پر لبیک کہتے ہو۔

☆ تم نفسِ الٰہیہ ملکوتیہ کو زندہ رکھنے کی سعی کرنے سے زیادہ نفسِ امّارہ کو مارنے کی سعی نہ کرو کہ نفسِ الٰہیہ ملکوتیہ کی زندگی ہی نفسِ امّارہ کی اصل موت ہے۔

☆ نفسِ الٰہیہ ملکوتیہ کا شعور خود آگہی ہے جبکہ نفسِ امّارہ کی بے شعوری خود پرستی۔

☆ حق (عدل) پر قائم رہنا ہی نفس کے مطمئن ہونے کی دلیل ہے۔

☆ حق کا ماننا باطل کو نہ ماننے میں پوشیدہ ہے۔

☆ جنت اور بشارت اور اجرِ عظیم حق کو ماننے والوں کیلئے نہیں بلکہ باطل کو نہ ماننے والوں کیلئے ہیں۔

☆ اپنے آپ سے ہم کلام ہونا ہی دراصل اللہ سے ہم کلام ہونا ہے۔

☆ اندھے کی دلیل اُس کے اندھے پن میں ہے جبکہ بہرے کی دلیل اُس کے بہرے پن میں ہے۔

☆ موچی کی دلیل اُس کے جوتے میں ہے۔

☆ خود کو نہ ماننے کیلئے بھی خود کو ماننا ضروری ہے۔

☆ تزکیہء نفس رَد (ظلم کے رَد) اور اعادہ (عدل کے اعادہ) سے عبارت ہے۔

☆ نفس کا دوسرا نام خواہش (حرص و ہوا) ہے۔

☆ جب تک تمہارا نفس تمہاری تعریف سے خوش اور تمہاری برائی سے آزردہ ہورہا ہے یہ جان لو کہ تم نفس کی قید میں ہو۔

☆ اپنی تعریف کی خوشی اور اپنی برائی کی آزردگی (نفس کی قید) سے آزاد ہوجانا ہی دراصل بے نیاز ہوجانا ہے۔

☆ خود کو پاک کرنے کی ریاضتِ عمر سے اعترافِ نجاست میں گزارا ہوا ایک لمحہ افضل ہے۔

☆ اصل طہارت تقویٰ (عدل) ہے جبکہ اصل نجاست فجور (ظُلم)۔

☆ اندر کی نجاست سے دوری کا واحد راستا اعترافِ نجاست ہے نہ کہ ظاہری طہارت۔

☆ دلیل (نص) قائم ہوجانے کے بعد صرف اقرار یا انکار رہ جاتا ہے

اقرار طہارتِ نفس ہے جبکہ انکار نجاستِ نفس۔

☆ ایک وہ ہے جو نفس کو ہنکائے رکھتا ہے جبکہ ایک وہ ہے جس کو نفس ہنکائے رکھتا ہے یہی وہ فرق ہے جو عارف اور غیر عارف میں ہے۔

☆ ایک وہ ہے جس کی عقل نفس پر غالب ہے جبکہ ایک وہ ہے جس کا نفس عقل پر غالب ہے یہی وہ فرق ہے جو عارف اور غیر عارف میں ہے۔

☆ عقل اور نفس کی اِس جنگ میں فاتح وہ ہی ہے جو عقل کے ساتھ کھڑا ہے نہ کہ نفس کے ساتھ۔

☆ عارف کی عقل خطا سے دوچار نہیں ہوتی کیونکہ وہ نفس کی قید سے آزاد ہوتا ہے۔

☆ عقل نفس کی پناہ گاہ ہے۔

☆ حق کا قُرب ہر نجاست کو طہارت سے بدل دیتا ہے جبکہ حق سے دوری ہر طہارت کو نجاست سے۔ یعنی حق کا قرب طہارت ہی طہارت ہے جبکہ حق سے دوری نجاست ہی نجاست ہے۔

☆ اللہ کی نافرمانی در اصل اُس کے امر سے حسد کرنا ہے جبکہ اللہ کی اطاعت اُس کے امر سے مودت رکھنا ہے۔

☆ بدترین نجاست (رجس) کا دوسرا نام حسد ہے۔

☆ پردۂ غفلت (دلوں پر مُہر) کا دوسرا نام حسد ہے۔

☆ حسد تکبّر سے پیدا ہوتا ہے جبکہ عاجزی سے رشک۔

☆ محبت وہ واحد زبان ہے جو حاسد کے علاوہ سب کی سمجھ میں آتی ہے۔

☆ نجاست (رجس) کا دوسرا مطلب اللہ کے امر سے حسد کرنا ہے جبکہ طہارت کا دوسرا مطلب اللہ کے امر سے مودت رکھنا ہے۔

☆ حسد خوف ہے اور تنہائی ہے جبکہ مودّت بے خوفی ہے اور یکتائی ہے۔

☆ تیری ہی وجہ سے لوگ بھٹکتے ہیں راہ سے (تجھ سے حسد کر کے) تیری ہی وجہ سے لوگ آتے ہیں راہ پر (تجھ سے مودّت کر کے)۔

☆ حسد سے نا امیدی بے اطمینانی اور محرومی پیدا ہوتی ہے جبکہ مودّت سے امید، اطمینان اور بے نیازی۔

☆ حسد دراصل جو جیسا (صاحبِ امر) ہو اُس کو ویسا ہی نہ مان کر خود کو اُس جیسا سمجھنے یا اُس جیسا نہ ہو کر اُس جیسا بننے کی خواہش کا نام ہے۔

☆ حسد طاغوت (نجاست) ہے جبکہ موّدت نُور (طہارت) ہے،

☆ حسد کفر ہے جبکہ مودّت ایمان۔

☆ حسد کے عذاب کا نام دوزخ ہے جبکہ مودّت کے اجر کا نام جنت ہے۔

☆ مُلا کا کام کائنات کو اللہ کے گرد گھمانا ہے جبکہ اللہ کا کام کائنات کو انسان کے گرد گھمانا ہے۔

☆ جو کتاب ہر کتاب سے زیادہ دستیاب ہے وہ انسان ہے اور جو کتاب سب سے کم پڑھی اور سمجھی جاتی ہے وہ بھی انسان ہے۔

☆ انسان ہی کتاب اللہ ہے۔

☆ اللہ سے جب بھی انسان کو الگ کرو گے وہ غائب ہو جائے گا۔

☆ انسان کی حُرمت وتکریم ہی خوف اللہ ہے۔

☆ انسان کی پستی یہ ہے کہ انسان نے اپنے آپ کو ہمیشہ بلندی میں تلاش کرنے کی کوشش کی جبکہ انسان کی بلندی یہ ہے کہ اُس کی پستی اُس پر کُھل جائے۔

☆ اگر انسان کے راستے میں کانٹے بچھانے والے نہ ہوں تو انسان احتیاط سے چلنا کبھی نہیں سیکھ سکتا۔

☆ انسان کیلئے سب سے بڑی نعمت عاجزی ہے۔

☆ سب سے بڑا گناہ، خود کو گناہ سے پاک سمجھنا ہے۔

☆ تکبّرِ پاکیزگی گناہ کے داخل ہونے کا پہلا دروازہ ہے۔

☆ نیکی کے تکبر سے گناہ کی شرمندگی کہیں بہتر ہے۔

☆ گناہ سے بدتر ہے وہ نیکی جو یاد رہ جائے۔

☆ گناہ سے وہ کبھی نہیں بچ سکتا جو اپنے آپ کو صدقِ دل سے اُس کے حوالے نہ کرے جو گناہ سے بچاتا ہے۔

☆ سوال کرنے کے چار زاویے ہیں، اوّل: جواب جاننے کی خواہش، دوم: امتحان لینے کا خبط، سوم: خود کو بڑا ظاہر کرنے کا گھمنڈ، چہارم: مضحکہ اڑانا۔

☆ مفلس تو وہ ہے جس کے پاس سوال نہیں۔

☆ جو بات تمہیں جمادات و نباتات و حیوانات سے بلند کر کے مقامِ بشریت تک پہنچاتی ہے وہ سوال ہے۔

☆ سوال عقل کا جوہر ہے۔

☆ جاہل وہ نہیں جس کے پاس علم نہیں بلکہ وہ ہے جس کے پاس سوال نہیں۔

☆ تم کون ہو اِس سوال کا جواب تمہارے غیر کے پاس نہیں بلکہ تمہارے

اپنے پاس ہے۔

☆ تمہارا بشر ہونا تمہارے سوال ہونے سے حق الیقین ہونے تک پھیلا ہوا ہے۔

☆ حق الیقین وہ مستی ہے جو قلندریت ہے۔

☆ حق نہ تم سے نزدیک ہے نہ دُور بلکہ تم اپنے آپ سے جتنا نزدیک ہو حق تم سے اُتنا نزدیک ہے اور تم اپنے آپ سے جتنا دور ہو حق تم سے اُتنا دور ہے یعنی تم سے تمہارے فصل کا ختم ہو جانا ہی تمہارا انالحق ہو جانا ہے۔

☆ اندھیرا روشنی کی رکاوٹ ہے جبکہ روشنی اندھیرے کی رکاوٹ جب تک تم یہ دونوں رکاوٹیں عبور نہیں کر لیتے زندگی کا سِرا تمہارے ہاتھ نہیں آ سکتا۔

☆ یہی حق (عدل، زندگی) اُن کیلئے زندگی بن جاتا ہے جو یہ تسلیم کرتے ہیں (شہادت دیتے ہیں) کہ وہ حق (عدل، زندگی) ''دلیل'' کے بغیر مردہ ہیں، جب کہ یہی حق (عدل، زندگی) ان کیلئے موت بن جاتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ حق (عدل، زندگی) ان کا (اُن کی گواہی کا) ان کی دی

ہوئی دلیل کا محتاج ہے۔

☆ یقین (دلیل) ''موجود'' سے قریب کرنے کیلئے اللہ نے انسان (وجود) کو (الہام) عطا کیا ہے اور یہ اس کی رحمت ہے، جبکہ یقین (دلیل) ''موجود'' سے دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان (وجود) کے منہ پر قیاس دے مارا ہے اور یہ اُس کا غضب ہے اِس رحمت اور اِس غضب کے درمیان اللہ نے عقل اور علم کو ''میزان'' ٹھہرایا ہے۔

☆ اللہ پر ایمان لانا دراصل اُس کی دلیل (نص) پر ایمان لانا ہے جبکہ دلیل (نص) اقرار و انکار سے ماورا ہوتی ہے، ہاں اُس کے اقرار سے قلب روشن ہوتا ہے جبکہ انکار سے تاریک۔

☆ دلیل (نص) کا انکار کرنے والے دلیل (نص) کا صریحاً انکار نہیں کرتے بلکہ دلیل (نص) کا انکار کرنے کیلئے لیکن، اگرچہ، مگرچہ، چونکہ، چانچہ کا سہارا لیتے ہیں۔

☆ اللہ کی توحید پر ایمان لانا دراصل اُس کے امر کو تسلیم کرنا اور اُس کی رضا (دلیل) پر راضی ہونا ہے یہی صراطِ مستقیم ہے جبکہ اللہ کی توحید کا کفر اُس کے امر کو تسلیم نہ کرنا ہے اور اُس کی رضا (دلیل) پر راضی نہ ہونا

ہے بلکہ اُس کے امر کے مقابل اپنا امر (شرک) لانا ہے اُس کی رضا کے مقابل اپنی رضا (قیاس) کو "دلیل" ٹھہرانا ہے یہی تو اللہ کی توحید کا انکار ہے اور یہی صراطِ مستقیم سے ہٹ جانا ہے۔

☆ سب سے بڑی عبادت، یقین کے ایک سجدے کی تلاش ہے، جبکہ سب سے بڑا گریہ معرفت کے ایک آنسو کی تلاش ہے۔

☆ یقین کا ایک سجدہ (عبادت) یہ ہے کہ اے میرے اللہ (رب) میری بندگی تیری ربوبیت کا حق ادا نہیں کر سکتی معرفت کا ایک آنسو (گریہ) یہ ہے کہ اے میرے اللہ (رب) میری توبہ اور گریۂ انفعال تیری غفوریت اور رحمیت کی تاب نہیں لا سکتے نہ کہ اُس پر تیرا اکرم (نعمت)

اللہ اکبر اللہ اکبر

اللہ اکبر اللہ اکبر

☆ ہر وہ عمل جو شعور کی حالت میں کیا جائے عبادت "اصل" (یقین) ہے جبکہ ہر وہ عمل جو بے شعوری کی حالت میں کیا جائے عادت "نقل" (قیاس) ہے۔

☆ مفلس تو وہ ہے جس کے پاس میزان نہیں۔

☆ مفلس تو وہ ہے جس کے پاس دینے کے لئے دعا بھی نہیں۔

☆ مفلسی اور تموّل انسان کو تنہا کرتے ہیں۔

☆ سخاوت تنہائی دُور کرتی ہے۔

☆ اندھیرا جتنا گہرا ہوتا چلا جائے سمجھ لو روشنی اُتنی قریب ہے۔

☆ تنہا وہ بھی ہیں، مگر بظاہر، جن کے ساتھ حق کے اُصول ہیں۔ تنہا وہ بھی ہیں مگر بہ باطن، جن کے ساتھ حق کے اُصول نہیں۔

☆ وہ کلامِ وجود (جزو) جو کلامِ موجود ''کُل'' سے جڑ جائے الہام (حکمت) ہوتا ہے جبکہ وہ کلامِ وجود (جزو) جو کلامِ موجود (کُل) سے نہ جڑ سکے قیاس (فلسفہ) ہوتا ہے۔

☆ عدل اور ظلم کے درمیان حرص وہَوا ہیں اِن سے دوری انسان کو عدل کے قریب کرتی ہے جبکہ اِن سے قربت انسان کو ظلم کے قریب کرتی ہے۔

☆ جو اشیاء اور عوامل میں ترتیب تلاش کرتا ہے یا پیدا کرتا ہے (قائم کرتا ہے) حق پر ہے، عدل پر ہے، عادل ہے۔ جو اشیاء اور عوامل میں بے ترتیبی پیدا کرتا ہے (بے مقام کرتا ہے) باطل پر ہے، شر پر ہے اور

ظالم ہے۔

☆ جو باطل پر ہے اُس پر جب اپنے ہونے کی حقیقت کُھلتی ہے تو اُسے اپنے آپ سے نفرت ہو جاتی ہے مگر جو حق پر ہے اُس پر جب اپنے ہونے کی حقیقت کُھلتی ہے تو اُسے اپنے پیدا کرنے والے سے محبت ہو جاتی ہے۔

☆ مجبوری، لالچ اور خوف کے ہتھے جو چڑھ جائے وہ حق (عدل) سے ہٹ جاتا ہے۔

☆ حق (عدل) کا دوسرا نام بے خوفی، بے نیازی اور اختیار ہے جبکہ باطل (ظُلم) کا دوسرا نام خوف، لالچ، اور مجبوری ہے۔

☆ ہر زمانہ اپنی حقیقت ساتھ لے کر آتا ہے یہ اور بات ہے کہ وہ حقیقت ہر زمانے سے جڑی ہوئی ہوتی ہے۔

☆ اپنے زمانے کی حقیقت کا کُھلنا دراصل ہر زمانے کی حقیقت کا کُھلنا ہے یعنی جس پر اپنے زمانے کی حقیقت نہیں کُھلتی اس پر کسی زمانے کی حقیقت نہیں کُھلتی۔

☆ جس پر زمانہ نہیں کُھلتا اُس پر زمانے کا امامؑ بھی نہیں کُھلتا یعنی زمانے کی

معرفت امامؑ کی معرفت سے اور امامؑ کی معرفت زمانے کی معرفت سے جُڑی ہوئی ہے۔

☆ اے عورتو! اے مردو! تمہاری حد سے بڑھی ہوئی شہوت (شیطنت) نے تمہیں تمہارے اصل سے علیحدہ کر کے تمہیں عورت ہونے اور مرد ہونے میں بدل کر رکھ دیا ہے ورنہ اے عورتو! اور اے مردو! اگر تم غور کرو تو تمہاری اصل تمہارے عورت ہونے اور تمہارے مرد ہونے سے بہت بلند ہے اور جو تمام عورتوں اور تمام مردوں کے لئے یکساں حقیقت (اصل) ایک ہے۔

☆ مُجھے عورت کا انسان ہونا جتنا پسند ہے عورت کا عورت (ناقص العقل) ہونا اُتنا ہی ناپسند ہے۔ مجھے مَرد کا انسان ہونا جتنا پسند ہے مَرد کا مرد (مکّار) ہونا اُتنا ہی ناپسند ہے۔

☆ عورت جب تک اپنے عورت ہونے سے بلند نہ ہو محض ناقص العقل ہے مرد جب تک اپنے مرد ہونے سے بلند نہ ہو محض مکّار ہے جب یہ دونو اپنی سطح سے بلند ہو کر اپنے اصل سے جڑتے ہیں تب کہیں جا کر وہ انسان بنتے ہیں جو اشرف المخلوقات ہے۔

☆ صلواۃ قائم کرنا اللہ کے قضائن (فتوے) پر راضی ہونا اور اس کے امر کو تسلیم کرنا ہے۔

☆ تقویٰ کے پھل رضا و تسلیم ہیں جبکہ ذائقے صبر و شکر۔

☆ وہ باتیں جن میں عزت، دولت، شہرت اور ہجوم پوشیدہ ہے اُن باتوں کا سِرا نہیں ہوتا جبکہ وہ باتیں جن میں ذلّت، مخالفت، تنگ دستی اور تنہائی پوشیدہ ہے اُن باتوں کا سِرا ہوتا ہے۔

☆ جو یہ کہتا ہے کہ مجھے اگلے لمحے کی خبر نہیں کہ اگلے لمحے کیا ہونے والا ہے یا اگلا لمحہ آئے گا بھی یا نہیں ساری زندگی منکر و فحاشہ، مکر و سیاست میں مبتلا رہتا ہے اور جو یہ جانتا ہے کہ اگلا لمحہ تو آنا ہے ساری زندگی منکر و فحاشہ، مکر و سیاست سے دور رہتا ہے۔

☆ مظلوم کو مظلوم کہنا حق کو تسلیم کرنا ہے جبکہ ظالم کو ظالم کہنا حق کے کیلئے اقدام کرنا ہے۔

☆ مظلوم کی مظلومیت پر رونے سے بڑی فضیلت ظالم کو ظالم کہنا ہے۔

☆ تم میں بس وہ اُتنا متقی ہے جو مظلوم کے حق کے لئے ظالم سے جتنا نبرد آزما ہے۔

☆ تم سے کہا گیا تھا کہ تم اگر ظالم کو ظلم کرتا دیکھو تو اس کا ہاتھ پکڑ لو اگر ہاتھ نہیں پکڑ سکتے تو اُسے زبان سے بُرا کہو اگر زبان سے بُرا نہیں کہہ سکتے تو اُسے دل میں بُرا سمجھو مگر تم نے کیا کیا ظالم کا ہاتھ ظلم سے روکنے کی بجائے تم نے اُس کے ہاتھ مظبوط کیے اور زبان سے اُس کو بُرا کہنے کی بجائے اُس کے قصیدے پڑھے اور دل میں بُرا سمجھنے کی بجائے اُسے دل میں بٹھا کر اُس کی پُوجا کی اِسی باعث تو دائمی عذاب اور دائمی لعنت کا شکار ہوئے۔

☆ متقی اور زاہد میں فرق یہ ہے کہ متقی سے منکر و فحشیٰ دور رہتے ہیں جبکہ زاہد منکر و فحشیٰ سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔

☆ میں نے کبھی شراب نہیں پی یہ بات کہنے میں جتنا نشّہ ہے اُتنا نشّہ دنیا کی کسی شراب میں نہیں۔ میں نے کبھی زنا نہیں کیا یہ بات کہنے میں جتنی لذّت ہے اُتنی لذّت کسی زنا میں بھی نہیں۔

☆ جاننے کا راستہ ماننے اور نہ ماننے کے درمیان سے ہو کر گزرتا ہے۔

☆ مرشد (ولی) کا کام تمہارا ہاتھ (تم سے بیعت لے کر) اپنے ہاتھ میں رکھ لینا نہیں بلکہ تمہارا ہاتھ (تمہیں مُکمل کر کے) تمہارے ہاتھ میں

دے دینا ہے۔

☆ مرشد (ولی) کا کام تم سے اپنے آپ کو منوانا نہیں بلکہ تمہیں مکمل کرنا ہے پس مُرشد (ولی) وہی ہے جو تم سے اپنے آپ کو منوائے بغیر تمہیں مُکمل کر دے۔

☆ بے وقوف وہ ہے جسے بے وقوف بنانا بہت آسان ہے مگر اُسے یہ بات سمجھانا کہ وہ دوسروں سے بے وقوف بن رہا ہے بہت ہی مشکل ہے۔

☆ تم میں انسان شناسی کا علم اُتنا ہی آئے گا جتنی تم میں انسان کے لئے درگزر ہوگی۔

☆ جو آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اور کانوں سے سنتے ہوئے دلیل کا انکار کر رہا ہے وہ اپنے لیے توبہ کے دروازے خود بند کر رہا ہے۔

☆ فرد سے معاشرہ (تہذیب) جنم لیتا ہے پھر یہی معاشرہ (تہذیب) ایک دن فرد کو نگل لیتا ہے یہی معاشرہ (تہذیبوں) کا بننا اور مٹنا ہے۔

☆ ایک انسان کے انسان ہونے اور دوسرے انسان کے حیوان ہونے کے درمیانی فرق کو واضح کرنے کا نام تہذیب ہے۔

☆ تاریخ سے انسان کو نہیں سمجھا جا سکتا، ہاں انسان سے تاریخ کو سمجھا

جا سکتا ہے۔

☆ جو زندگی میں جتنی بڑی بے معنویت سے گزرے گا وہ زندگی سے اُتنی بڑی معنویت کشید کریگا۔

☆ اکثریت میں اللہ (حقیقت) کو ماننے یا نہ ماننے پر اڑنے سے آگے کی بے شعوری میں ماننے اور نہ ماننے والے دونوں برابر ہیں۔

☆ اکثریت میں قبر پرست اور غیرِ قبر پرست کے درمیان اختلاف قبر پرستی کے جائز ہونے یا ناجائز ہونے سے زیادہ نہیں اس سے آگے کی بے شعوری میں دونوں برابر ہیں۔

☆ گونگا وہ نہیں جو بول نہیں سکتا بلکہ وہ ہے جو سوچ نہیں سکتا۔

☆ بہرا وہ نہیں جو سُن نہیں سکتا بلکہ وہ ہے جو نفسِ الٰہیہ ملکوتیہ کی پکار نہیں سُن سکتا۔

☆ ہاتھی کی بہادری یہ نہیں کہ چیونٹی کو مسل دے بلکہ یہ ہے کہ چیونٹی کو گزرنے کا راستہ دے۔

☆ حسن کی ابتدا حیرت ہے جبکہ انتہا خوف۔

☆ انکسار کے پردے میں عقل و حکمت ہیں جبکہ حیاء کے پردے میں

بصیرت۔

☆ تمہارے اندر کے خیر (حق) اور تمہارے اندر کے شر (باطل) سے پیدا ہونے والی طاقت کا اختیار ہی تمہاری بھوک (مادّیت) اور شہوت پر حاکم ہے۔

☆ ''مَیں'' کے شعور سے حاصل ہونے والی طاقت ہی تمہاری قوّتِ غضبیہ اور قوّتِ شہویہ پر حاکم ہے۔

☆ مظلومیت پر رونا بھی اگر تمہیں ظلم سے باز نہیں رکھ رہا تو یہ رونا ''بدعت'' ہے۔

☆ سب سے بڑا جھوٹ، سچ بول کر اُس کے پیچھے موجود نہ ہونا ہے جبکہ سب سے بڑا سچ، سچ بول کر اس کے پیچھے موجود ہونا ہے۔

☆ احمق سچے سے عقل مند جھوٹا بہتر ہے۔

☆ تم اپنے سچ میں اتنی قوّت (یقین) پیدا کرو کہ تمہیں جھوٹ کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔

☆ جہل جاہلوں کے شور مچانے سے راستا نہیں بناتا بلکہ عالموں کے خاموش ہوجانے سے راستا بناتا ہے۔

☆ جھوٹ کو جھوٹ کہنا ہی سچ ہے باطل کو باطل کہنا ہی حق ہے یعنی تمہارا سچ اور تمہارا حق جھوٹ کو جھوٹ اور باطل کو باطل کہنے میں ہی پوشیدہ ہے۔

☆ باطل کی اپنی کوئی زبان نہیں ہوتی یعنی باطل کی زبان بھی حق ہی کی زبان ہوتی ہے جبکہ عمل باطل ہوتا ہے۔

☆ بس وہ اتنا اچھا ہے جو یہ جانتا ہے کہ وہ کتنا برا ہے۔

☆ حرکت کو ارادے کے تابع کرنے والے زمان و مکان کی قید سے آزاد ہوتے ہیں جبکہ ارادے کو حرکت کے تابع رکھنے والے زمان و مکان کے قیدی۔

☆ سیاست حق کو حالات کے تابع کرنے کی کوشش کا نام ہے جبکہ حکمت حالات کو حق کے تابع کرنے کا یعنی سیاست میں اوّلیت حالات کو ہے جبکہ حکمت میں حق کو جبکہ حالات کو تغیر ہے اور حق کو ثبات۔

☆ عاجزی کا مطلب خود کو چھوٹا کہنا نہیں بلکہ بڑے کو بڑا ماننا ہے۔

☆ ازلی ، ابدی، حقیقی، مسرت کا راز ازلی ابدی حقیقی غم میں پوشیدہ ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ازلی ،ابدی، حقیقی ،غم کا راز ازلی ،ابدی، حقیقی ،مسرت میں پوشیدہ ہے۔

☆ محض غم ایک ادھوری حقیقت ہے محض مسرت ایک ادھوری حقیقت ہے جبکہ مکمل حقیقت وہ مستی ہے جو اِن دونوں حالتوں کے یکجا ہونے سے وجود میں آتی ہے۔

☆ غم سے نجات نہیں بلکہ غم میں نجات ہے۔

☆ احساسِ قید ہی آزادی کی طرف پہلا قدم ہے۔

☆ جو یہ جانتا ہی نہیں کہ وہ نامکمل ہے اُسے کون مکمل کرسکتا ہے۔

☆ وہ یہ کہتے ہیں اگر بھوکے رہو گے تو سوچ نہیں سکتے، میں یہ کہتا ہوں اگر سوچو گے نہیں تو بھوکے ہی رہو گے۔

☆ میں نے تمہیں غیر مطمئن زندگی گزارنے سے منع کیا ہے نہ پُرتعیّش زندگی گزارنے سے منع کیا ہے نہ خالی پیٹ زندگی گزارنے سے منع کیا ہے۔

☆ جھوٹ بہت تیز دوڑتا ہے لیکن اپنی منزل پر صرف سچ پہنچتا ہے۔

☆ بھوکا، مفلس، اور جاہل تو وہ ہے جو پیٹ بھروں کا پیٹ مزید بھرنے اور اُنکی دولت میں مزید اضافہ کرنے اور اُن کے جہل میں مزید اضافہ کرنے میں ان کا مددگار رہو اور شکم سیر، تونگر، اور عالم تو وہ ہے جو

بھوکوں کا پیٹ بھرنے اور اُنکے استغنا میں اضافہ کرنے اور اُنکے علم میں اضافہ کرنے میں اُن کا مددگار رہو۔

☆ مسئلہ یہ نہیں کہ تمہارے پاس مالِ دنیا ہے یا نہیں، مسئلہ یہ ہے کہ تم مالِ دنیا کو سمجھتے کیا ہو۔

☆ تم وہی کچھ دیکھ رہے ہو، جو دیکھنا چاہتے ہو۔ وہی کچھ سن رہے ہو جو سننا چاہتے ہو، کاش تم ویسا دیکھ سکو جیسا جو ہے، ویسا سن سکو جیسا جو ہے۔

☆ اگر محض عشقِ حقیقی (غیب) کی بات کی جائے تو ادھوری ہے۔ اگر محض عشقِ مجازی (وجود) کی بات کی جائے تو ادھوری ہے یعنی عشق وہ ہے جو مجاز (وجود) سے حقیقت (غیب) کی طرف اور حقیقت (غیب) سے مجاز (وجود) کی طرف اِس طرح سفر کرے کہ مجاز (وجود) کو حقیقت (غیب) سے اور حقیقت (غیب) کو مجاز (وجود) سے علیحدہ کرنا ناممکن ہو جائے۔

☆ جسے یہ نہیں معلوم کہ نعمت کہاں سے آتی ہے، اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ ہلاکت کہاں سے آتی ہے۔

☆ جو یہ نہیں جانتا اُسے کیا چاہیے ہے اُسے سب کچھ چاہیے ہوتا ہے اور جو یہ جانتا ہے اُسے کیا چاہیے ہے اُسے کچھ نہیں چاہیے ہوتا۔

☆ جب کبھی کوئی ناکامی سامنے آئے تو اپنی نیت پر غور کرلیا کرو جب کبھی کوئی کامیابی حاصل ہو تو اپنے عمل پر غور کرلیا کرو۔

☆ اضافیت جس معروضیت پر کھڑی ہے اُس کا رد بھی اُسی معروضیت میں موجود ہے۔

☆ بے روح معاشی فلسفہ انسان کو پیٹ (مادّیت) کے ایک جہنم سے نکال کر دوسرے جہنم میں جھونک دیتا ہے۔

☆ پہلے حرکت ہے پھر مادّہ ہے مادّے کے بعد پھر حرکت ہے۔

☆ وقت پیسا ہے یہ ایک حقیقت ہے مگر اِس سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ وقت پیسے سے خریدا نہیں جا سکتا۔

☆ اُس بادشاہت (مالِ دنیا) سے بہتر وہ فقر (تنگ دستی) ہے جو تم پر موت کی حقیقت کھول دے۔

☆ اجنبی وہ ہے جو تمہاری بات نہ سن رہا ہے نہ سمجھ رہا ہے چاہے وہ کتنا ہی آشنا کیوں نہ ہو جبکہ آشنا وہ ہے جو تمہاری بات سن بھی رہا ہے اور سمجھ

بھی رہا ہے چاہے وہ کتنا ہی اجنبی کیوں نہ ہو۔

☆ تسخیرِ وجود سے پیدا ہونے والی طاقت اپنے صحیح استعمال کا شعور نہیں رکھتی جب کہ عرفانِ وجود سے پیدا ہونے والی طاقت اپنے صحیح استعمال کا شعور رکھتی ہے۔

☆ تسخیر وجود اپنی ''میں'' کو سمجھے بغیر فطرت پر (فطرت کے خلاف) مسلط کرنا ہے جو ظلم ہے جب کہ عرفانِ وجود اپنی ''میں'' کو سمجھ کر فطرت سے ہم آہنگ کرنا ہے اور اس سے بلند ہو جانا ہے جو عینِ عدل ہے۔

☆ اللہ رازق ہے اِس بات پر ایمان نہ رکھنے والے ساری زندگی اُس رزق کے پیچھے دوڑتے ہیں جو اُن کو ساری زندگی دوڑاتا رہتا ہے اور جس کا نتیجہ محرومی (بے اطمینانی) ہے جب کہ اِس بات پر ایمان رکھنے والے کہ اللہ رازق ہے وہ رزق پاتے ہیں جو اُن کے تعاقب میں ہے اور جس کا نتیجہ بے نیازی (اطمینان) ہے۔

☆ محنت اور کام کا اجر (مستی) محنت اور کام میں ہی پوشیدہ ہے نہ کہ اُجرت میں۔

☆ محروم کے پاس بھی کچھ نہیں ہوتا اور بے نیاز کے پاس بھی کچھ نہیں ہوتا

یہ اور بات ہے کہ محروم کو سب کچھ چاہیے بھی ہوتا ہے جبکہ بے نیاز کو کچھ چاہیے بھی نہیں ہوتا محروم سب کچھ پا کر بھی محروم (کنجوس) رہتا ہے جبکہ بے نیاز سب کچھ دان کر کے بھی بے نیاز (سخی) رہتا ہے

☆ اللہ کا قہر ہے تمہیں اپنے رحم کی طرف بلانے کیلئے مگر بھاگ رہے ہو تم اُس کے رحم سے اور اُس کی نعمت سے اور اُس کی نعمت کے شکر سے مگر کہاں جاؤ گے بھاگ کر تم اور تمہارا کفر اللہ کے قہر سے۔

☆ قیامت ،نعمت (دلیل) کا تمہارے درمیان سے (تمہارے جھٹلانے پر)اٹھالیا جانا ہے۔

☆ جھوٹے کی لگاوٹ سے سچے کا لُطمہ کہیں بہتر ہے۔

☆ غذا اگر جسم کا حصہ نہ بن سکے تو جسم کی موت ہے،علم اگر روح کا حصہ نہ بن سکے تو روح کی موت ہے۔

☆ آزادی کا مطلب اپنے اختیار سے کسی کو قید نہ کرنا ہے۔

☆ اندر کا شر (مَیں) محض شر مارنے سے نہیں مرتا بلکہ خیر (تُو) کے آگے سر جھکانے سے مرتا ہے۔

☆ صاحبِ امر کی شہادت(گواہی)اور صاحبِ امر کی اطاعت

(پیروی) کے مفہوم کو تم نے خلط ملط کر دیا ہے یعنی صاحبِ امر کی شہادت (گواہی) کیلئے واجب ہے کہ شہادت (گواہی) دینے والا خود بھی صاحبِ امر ہو جبکہ صاحبِ امر کی اطاعت (پیروی) کیلئے اطاعت گزار کا صاحبِ امر ہونا واجب نہیں اب جاؤ اور اپنے اشھدُ (گواہی) سے پہلے اپنے اشھدُ پر غور کرو کہ کیا تم بھی صاحبِ امر ہو۔

☆ جو پیدا ہو کر یومِ الست سے نہیں جُڑا وہ پیدا ہی نہیں ہوا اور جو موت سے پہلے یوم الدین سے نہیں جُڑا وہ مر گیا۔

☆ وہ یہ کہتے ہیں کہ صحت مند جسم سے صحت مند دماغ مشروط ہے۔میں یہ کہتا ہوں کہ صحت مند دماغ سے صحت مند جسم مشروط ہے۔

☆ کسی کو ماننا دراصل خود کو منوانے سے آزاد ہو جانا ہے۔

☆ حق کا غلام ہو جانا ہی دراصل ہر غلامی سے آزاد ہو جانا ہے۔

☆ اگر سمجھو تو حق تمہیں اپنا غلام نہیں بنانا چاہتا بلکہ تمہیں تمہاری قید سے آزاد کرانا چاہتا ہے۔

☆ سب سے بڑا ظلم محبت کا جواب محبت سے نہ دینا ہے۔

☆ تم وہاں محبت نہیں کرتے جہاں تم یہ سمجھتے ہو کہ میں محبت کرتا ہوں بلکہ کہ تم محبت وہاں کرتے ہو جہاں تم یہ تسلیم کرتے ہو کہ میں یہاں محبت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

☆ اللہ کیا ہے یہ بتانے کا حق صرف اُسے ہے جس پر کسی کو اللہ ہونے کا گمان ہو یا کسی کو اللہ ہونے کا یقین۔

☆ خاص آدمی ہونا دراصل ایک عام آدمی ہونا ہے۔

☆ تمہاری گویائی تمہاری سماعت سے مشروط ہے یعنی جتنی بہتر تمہاری سماعت ہوگی اتنی بہتر تمہاری گویائی کیونکہ گونگا اِس لیے گونگا ہوتا ہے کہ وہ پہلے بہرا ہوتا ہے۔

☆ نیتِ خیر سے عملِ خیر تک کے درمیانی سفر کا نام یقین (توکل) ہے

☆ جو تنبیہ کو ذلت اور خوش آمد کو عزت سمجھتے ہیں وہ کبھی حق پر گامزن نہیں ہو سکتے۔

☆ جنہیں پیار میں تنبیہ اور تنبیہہ میں پیار نظر نہیں آتا وہ کبھی راہِ راست پر نہیں آ سکتے۔

☆ اُسے کسی کو تنبیہہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے جو یہ نہیں جانتا کہ تنبیہہ کیا

ہے یعنی اُسے کسی سے پیار کرنے کا کوئی حق نہیں ہے جو یہ نہیں جانتا کہ پیار کیا ہے۔

☆ طاقت اور اختیار کے طالب وہ بھی ہیں جو نور کے سامنے کھڑے ہیں مگر حق کے عوض نہیں طاقت اور اختیار کے طالب وہ بھی ہیں جو طاغوت کے سامنے کھڑے ہیں چاہے باطل کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔

☆ حق (نور) بھی اپنی دلیل رکھتا ہے مگر جس کی بنیا دعدل پر ہے جبکہ باطل (طاغوت) بھی اپنی دلیل رکھتا ہے مگر جس کی بنیاد ظلم پر ہے۔

☆ آنکھوں پر پردہ پڑ جانے کا مطلب روشنی میں بھی نہ دیکھ سکنا (جہل) ہے جبکہ آنکھوں سے پردہ اٹھ جانے کا مطلب اندھیرے میں بھی دیکھ لینا (علم) ہے۔

☆ چرب زبان ہونے کا مطلب ہی بے دلیل ہونا ہے جبکہ حاضر جواب ہونے کا مطلب صاحبِ دلیل ہونا ہے۔یعنی چرب زبانی باطل کا ہتھیار ہے جبکہ حاضر جوابی حق کا۔

☆ کچھ لوگ (نادان) بولنے کے بعد سوچتے ہیں جبکہ کچھ لوگ (عقلمند) بولنے سے پہلے سوچتے ہیں جبکہ کچھ لوگ (چرب زبان) نہ بولنے کے

بعد سوچتے ہیں نہ بولنے سے پہلے۔

☆ جاہل (نادان) کی لگاوٹ سے عالم (عقلمند) کا لُطمہ کہیں بہتر ہے۔

☆ اُس سے بڑا شدّتِ جذبات (اضطراب) کا مارا کوئی نہیں جو حالتِ سکون میں بھی درست فیصلہ نہ کر سکے جبکہ اُس سے بڑا پرسکون کوئی نہیں جو شدّتِ جذبات (اضطراب) میں بھی درست فیصلہ کرے یعنی شدّتِ جذبات (اضطراب) اور حالتِ سکون دونوں صورتوں میں فوقیت درست فیصلے کو حاصل ہے۔

☆ ہر انسان اپنا سکون اور اپنا اضطراب اپنے ساتھ لے کر پیدا ہوتا ہے یہ اور بات ہے کہ بعض انسانوں کا اضطراب وقتی ہوتا ہے جبکہ سکون کل وقتی جبکہ بعض انسانوں کا سکون وقتی ہوتا ہے جبکہ اضطراب کل وقتی۔

☆ مسخرہ کائنات کی خبیث روح ہوتا ہے۔

☆ اللہ دو وقت ٹھٹھہ لگاتا ہے ایک اُس وقت جب وہ جسے ذلت دیتا ہے تم اُسے عزت دیتے ہو دوسرے اُس وقت جب وہ جسے عزت دیتا ہے تم اُسے ذلت دیتے ہو۔

☆ کائنات تین دنوں پر محیط ہے یومِ الست یومِ غدیر اور یومِ الدین

جنہیں یہ تینوں دن یاد ہیں وہ عاشور کے دن لشکرِ حسینؑ میں ہوں گے اور جن کے لئے اجرِ عظیم اور بشارت ہے یہاں (دنیا میں) بھی اور وہاں (آخرت میں) بھی جبکہ جنہیں یومِ الست یومِ غدیر اور یومِ الدین یہ تینوں دن یاد نہیں ہیں وہ عاشور کے دن لشکرِ یزید میں ہوں گے اور جن کے لئے عذابِ عظیم اور لعنت ہے یہاں (دنیا میں) بھی اور وہاں (آخرت میں) بھی اور یہ اس لیے ہے کہ ہر دن عاشور کا دن ہے اور ہر زمین کربلا ہے

☆ ظالم کے قہقہے کو اگر نچوڑیں تو اُس میں سے آنسو برآمد ہوتا ہے جو ظالم کی شکست ہے جبکہ مظلوم کے آنسو کو اگر پھیلائیں تو اس میں سے قہقہہ برآمد ہوتا ہے جو مظلوم کی فتح ہے۔یعنی ظالم کا قہقہہ آنسو ہے جبکہ مظلوم کا آنسو قہقہہ۔

☆ مُلّا تمہاری آخرت کا مالک بن بیٹھا ہے جبکہ سیاست دان تمہاری دنیا کا اور تم اِن دونوں کے پیچھے چلنے والو یہ جان لو کہ آخرِ کار تمہارے ہاتھ سوائے محرومی اور بے اطمینانی کے کچھ بھی نہ آئے گا۔

☆ مادّی یا روحانی (سیاسی یا مذہبی) طور پر کسی انسان کو جسمانی غلام

(قیدی) بنانے سے بڑا ظلم مادّی یا روحانی (سیاسی یا مذہبی) طور پر کسی انسان کو ذہنی غلام (قیدی) بنانا ہے۔

☆ دین میں سیاست اور سیاست میں دین شامل کرنے والے ملّاؤں اور سیاست دانوں نے ہی تمہارے تصورِ دنیا (مادّیت) اور تمہارے تصورِ آخرت (نجات) کو تباہ کیا ہے۔

☆ سب سے آسان کام دین کے نام پر دنیا کمانا ہے یا فی سبیل اللہ نفس کی مالش کروانا ہے یہ اور بات ہے کہ اِس کا خمیازہ ہی سب سے بڑا عذاب ہے۔

☆ دین کی بگڑی ہوئی شکل کا نام مذہب ہے جبکہ حکمت کی بگڑی ہوئی شکل کا نام سیاست ہے یعنی سیاست مذہب (طاغوت) ہے جبکہ حکمت دین (نور) ہے

☆ یقین کے سفر کا نام تنہائی ہے اور تنگ دستی ہے جبکہ یقین کی منزل کا نام یکتائی ہے اور استغنیٰ ہے۔

☆ بداخلاقی کا بہترین انتقام خوش اخلاقی ہے۔

☆ بے نیاز ہو جانا دراصل اسم کی قید سے آزاد ہو جانا ہے۔

☆ جو یہ نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اپنے بارے میں بہت بولتا ہے اور جو یہ جانتا ہے کہ وہ کون ہے اپنے بارے میں خاموش رہتا ہے۔

☆ سب کچھ غائب کر کے خود حاضر ہونے والے کا نام ملّا ہے جبکہ سب کچھ حاضر کر کے خود غائب ہونے والے کا نام فقیر ہے۔

☆ ارادے (عمل) اور سپردگی (نیت) میں وہی فرق ہے جو ملّا اور فقیر میں ہے

☆ خود کھڑے ہونے (قائم ہونے) کے لئے ایک ہی فرد کافی ہے جو تم خود بھی ہو سکتے ہو جبکہ بھاگنے کے لئے کروڑوں افراد بھی کم ہیں جو تم سب بھی ہو سکتے ہو۔

☆ آخر تم کب تک کسی اور کے قائم ہونے کا انتظار کرو گے یہ بتاؤ تم خود قائم ہونے کے لئے کب تیار ہو گے۔

☆ میں جس سفّاک زمانے میں سانس لے رہا ہوں اُس زمانے میں جہالت بڑی ذہانت (دانشوری) کے ساتھ ہے جبکہ بے ادبی بڑے ادب (شائستگی) کے ساتھ ہے۔

☆ حقیقتاً وہی حق پر ایمان رکھتے ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ حق ان کے

ایمان رکھنے سے بہت بلند ہے جبکہ واقعتاً وہ حق پر ایمان نہیں رکھتے جو یہ یقین دلاتے ہیں کہ وہ حق پر ایمان رکھتے ہیں۔

☆ ایک ''میں'' خواہشِ نفس سوال کے آگے کھڑی ہے جو جواب سے اپنی مرضی نکالتی ہے جبکہ ایک ''میں'' رضائے الٰہی سوال کے پیچھے کھڑی ہے جو جواب سے اپنی راہ متعین کرتی ہے۔

☆ جو محبت (عبادت) کرنا چاہتا ہے وہ ہاتھ سے پتھر، پھول، خوف، (دوزخ) لالچ (جنت) مجبوری اور اختیار رکھ دیتا ہے جبکہ جو محبت (عبادت) کروانا چاہتا ہے وہ ہاتھ میں پتھر، پھول، خوف (دوزخ) لالچ، (جنت) مجبوری اور اختیار اٹھا لیتا ہے۔

☆ حق بولنے سے پہلے قبول کرنے کی چیز ہے۔

☆ وہ کبھی حق سے منہ نہیں پھیرتا جسے یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ پکڑا جائے گا حق سے تو وہی منہ پھیرتا ہے جسے یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ پکڑا نہیں جائے گا یعنی استعمال تو وہی ہوتا ہے جسے یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ استعمال کر رہا ہے۔

☆ وہ جو حق (دلیل) پر ایمان رکھتے ہیں وہ زندگی کو گزارتے ہیں یہ اختیار

ہے جبکہ وہ جو حق (دلیل) پر ایمان نہیں رکھتے زندگی اُن کو گزارتی ہے یہ جبر ہے۔

☆ مظبوط دلیل کے سامنے اپنی کمزور دلیل پر نہ اڑنا ہی دانشمندی ہے اور شرمندگی سے بچنا ہے۔

☆ تم دو قسم کے لوگوں کے درمیان رہتے ہو ایک وہ جنہیں تمہاری محبت کی ضرورت ہے دوسرے وہ جنہیں تمہاری ہمدردی کی۔

☆ بزدل وہ نہیں جو اپنی زندگی اور مال کے چھن جانے سے ڈرتا ہے بلکہ وہ ہے جو حق کی دلیل کے سامنے اپنے قیاس سے چمٹا رہتا ہے۔

☆ کوئی بھی حرام زادہ حق کا اقرار کر کے حلال زادہ ہوسکتا ہے جبکہ کوئی بھی حلال زادہ حق کا انکار کر کے حرام زادہ ہوسکتا ہے۔

☆ کسی کے غلط کہنے سے تمہارا صحیح غلط نہیں ہوگا یا کسی کے صحیح کہنے سے تمہارا غلط صحیح نہیں ہوگا تمہارے حق میں بہتر یہ ہے کہ تم اپنا غلط اور اپنا صحیح خود دریافت کرو پھر چاہے غیر مطمئن ہو جاؤ یا مطمئن۔

☆ حق دار سے اُس کا حق چھیننا اُسے قتل کرنے سے بڑا جُرم ہے جبکہ حق دار تک اُس کا حق پہنچانا اُسے زندگی دینے سے بڑا احسان ہے۔

☆ جس نے حق کو قتل کیا اُس نے ظلم کیا مگر جس نے حق کی بات (پیغام) کو بدلا اُس نے حق کو قتل کرنے سے بھی بڑا ظلم کیا۔

☆ حق اور باطل کی اِس جنگ میں جس نے اپنی خاموشی سے باطل کا ساتھ دیا وہ باطل سے بھی بدتر ہے۔

☆ حق کا قتل کرنے والے بہت بڑے ظالم ہیں مگر اُن سے بڑے ظالم حق کے قتل پر خاموش رہنے والے ہیں اور اُن سے بڑے ظالم حق کا قتل چھپانے والے ہیں۔

☆ کسی کو گمراہ کرنا اُسے قتل کرنے سے بڑا جرم ہے جبکہ کسی کو راہِ راست پر لانا اُسے زندگی دینے سے بڑا احسان ہے۔

☆ مجھے حیرت ہوتی ہے اُن پر جو اپنے آپ کو جاننے اور ماننے کے قابل نہیں اور دعویٰ کرتے ہیں خدا کو جاننے اور ماننے کا۔

☆ جو اپنے وجود (محکم) سے بھاگتا ہے وہی تو غیب (متشابہہ) کی پکڑ میں آتا ہے۔

☆ اگر سمجھو تو تمہارا وجود اسفلَ سافلین (جہانِ اصغر) سے احسنِ تقویم (جہانِ اکبر) تک پھیلا ہوا ہے۔

☆ احمق وہ نہیں جو احمق ہے بلکہ احمق تو وہ ہے جو اپنی حماقت کو عقلمندی سمجھتا ہے جبکہ جاہل وہ نہیں جو جاہل ہے بلکہ جاہل تو وہ ہے جو اپنے جہل کو علم سمجھتا ہے۔

☆ جو فرد یا قوم اپنا فیصلہ خود نہیں کر سکتے اُنہیں کوئی بھی بھیڑ یا بھیڑوں کی طرح ہنکا کر اپنا غلام بنا کر اپنے ساتھ کہیں بھی لے جا سکتا ہے۔

☆ جو یہ نہیں جانتا کہ وہ کون ہے، کیوں ہے اور کس لیے پیدا ہوا ہے اور دنیا (زندگی) کو آگے بڑھانے کے عمل میں اُس کا حصہ دار (کارآمد) کیسے بن سکتا ہے وہ یہ جان لے کہ وہ ابّا اماں مزے میں بچہ نفعے میں پیدا ہُوا ہے۔

☆ دکھ مجھے اِس بات کا نہیں کہ یہ بے شعور ہیں دکھ مجھے اِس بات کا ہے کہ اِنہیں شعور چاہیے بھی نہیں۔

☆ تم یہ دیکھ رہے ہو اور پرکھ رہے ہو کہ بس تم ہی دیکھ رہے ہو اور پرکھ رہے ہو کاش تم یہ جان سکو کہ تم بھی دیکھے جا رہے ہو اور پرکھے جا رہے ہو۔

☆ تم مکر سے باز نہیں آ رہے ہو جبکہ تم یہ جانتے ہو کہ تم جس سے مکر کر رہے

ہو وہ تمہارے مکر کو خوب جانتا ہے کیونکہ تم ازلی بے غیرت ہو۔

☆ میں جوابوں کے پیٹ بھروں سے نہیں بلکہ سوالوں کے بھوکوں سے مخاطب ہوں۔

☆ زندگی کو اپنے لیے فلسفہ یا قیاس بنا کر مشکل (باعثِ ازیت) بنانا یا زندگی کو حکمت بنا کر اپنے لیے آسان (باعثِ اطمینان) بنانا انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔

☆ وہ باطل پر ہے جو اپنی عقل کو سیاست سے استعمال کرتا ہے باطل کے نفاز کے لیے جبکہ وہ حق پر ہے جو اپنی عقل کو استعمال کرتا ہے حکمت سے حق کے نفاز کرنے کے لیے۔

☆ سیاست سے کیے گئے فیصلے عارضی ہوتے ہیں جبکہ حکمت سے کیے گیے فیصلے دائمی۔

☆ ظلم کے بدلے کا اختیار رکھتے ہوئے بھی اختیار کا استعمال نہ کرنا ہی صبر کرنا ہے یعنی صبر اختیار ہے مجبوری نہیں۔

☆ نیّت کی تصدیق عمل ہے جبکہ عمل کی تصدیق نیّت ہے۔نیّت محض خیال ہے جبکہ عمل خیال کی حقیقت ہے نیّت سے عمل ظاہر ہوتا ہے جبکہ عمل

سے نیّت ۔

☆ اے اللہ (مولا) کو رحیم و کریم ماننے والو اے رات دن یا رحیم و یا کریم کی تسبیح کرنے والو میں تب تک نہیں مانوں گا نہیں راضی ہوں گا جب تک تمہارا اللہ (مولا) کو رحیم و کریم ماننا تمہارے عمل سے ظاہر نہیں ہو جاتا یعنی تم کسی انسان پر ظلم نہیں کرو گے کسی انسان سے اس کا حق نہیں چھینو گے بلکہ انسان تک اس کا حق پہنچاؤ گے کیونکہ اللہ (مولا) کو رحیم و کریم ماننے کا حق یہی ہے۔

☆ اگر کلام (حقیقت) کو سہل کرتے چلے جائیں تو حقیقت قہقہے تک آ جاتی ہے جس سے مسخرہ وجود میں آتا ہے۔ اگر کلام (حقیقت) کو مشکل کرتے چلے جائیں تو حقیقت گریے تک پہنچ جاتی ہے جس سے عالمِ وجود میں آتا ہے۔

انائے مطلق

''مَیں''

ھُو

''مَیں'' ہے کیا تم کو بتانے آیا ہوں
مَیں تمھیں تم سے مِلانے آیا ہوں
پائی ہے جس کے لئے تم نے یہ آنکھ
میں وہی جلوہ دکھانے آیا ہوں
پائے ہیں جس کے لئے تم نے یہ کان
میں وہی نغمہ سنانے آیا ہوں
پائے ہیں جس کے لئے تم نے حواس
میں اُسی حِس کو جگانے آیا ہوں
پائے ہیں جس کے لئے تم نے یہ پاؤں
میں اُسی رہ پر چلانے آیا ہوں
جس زمیں میں تم نے دوزخ بوئی ہے
میں وہیں جنت اُگانے آیا ہوں

نقطہ ○۔ موجود ہے۔ نُور ہے۔ روح ہے۔ لوح ہے، عقل ہے، علم ہے، قلم ہے، کلام ہے، الہام ہے

نقطہ ⊙ موجود (حقیقت) ’’تو‘‘ اور وجود (مجاز) ’’میں‘‘ کے درمیان واسطہ نُور (کلام، الہام) ہے۔

وجود ○ میں موجود ⊙ تُو کا نہ ہونا میں (وجود) ○ کا نہ ہونا ہے جب کہ وجود ○ میں موجود ⊙ تُو کا ہونا میں (وجود) ⊙ کا ہونا ہے۔

نقطہ ⊙ (موجود) نہیں، بے دلیلی، حقیقت، ذات اور ’’تُو‘‘ کو، ہے، دلیل، مجاز صفت اور ’’میں‘‘ سے ظاہر کرنے کا (نُور) اسم (وجود) ہے۔

نقطہ ⊙ موجود اور وجود کے درمیان موجودیِ وجود ہے

نقطہ ⊙ بے وجودی اور وجود کے درمیان بے وجودیِ وجود ہے۔

نقطہ ⊙ لاشعورِ وجود اور شعورِ وجود کے درمیان لاشعوریِ موجود ہے۔

نقطہ ⊙ بے خودی اور خودی کے درمیان بے خودیِ خودی ہے۔

نقطہ ⊙ ’’تو‘‘ اور ’’میں‘‘ کے درمیان ’’میں‘‘ ہے۔

’’تو‘‘ ذات، حقیقت، بے دلیلی اور نہیں کی موجودی میں ’’میں‘‘ کی وجودی ’’وجود‘‘ ہے۔

’’میں‘‘ صفت، مجاز دلیل اور نہیں کی وجودی میں ’’تُو‘‘ کی موجودی ’’موجود‘‘

ہے۔

میں، صفت، مجاز دلیل اور ہے شعورِ وجود ہیں۔ تُو، ذات، حقیقت، بے دلیلی اور نہیں لاشعورِ موجود ہیں۔

میں، صفت مجاز دلیل اور ہے کی خودی میں ''تو'' کی بے خودی ''موجود'' ہے تُو، ذات، حقیقت، بے دلیلی اور نہیں کی بے خودی میں ''میں'' کی خودی ''وجود'' ہے

''نہیں'' کا وجود ''ہے'' ''بے دلیلی'' کا وجود ''دلیل'' ''حقیقت'' کا وجود ''مجاز'' ''ذات'' کا وجود ''صفت''، ''تو'' کا وجود ''میں'' یعنی موجود کی (بے وجودی و وجودی) (لاشعور و شعور) (بے خودی و خودی) ہی ''وجود'' ہے۔

''میں'' (وجود) جب ''تو'' (موجود) سے بدل جاتی ہے تو ''میں'' وجود کا مطلب (موجود+ وجود (''تو'' (موجود) ہی ہوتا ہے

☆ ''تُو'' (موجود) جب ''میں'' (وجود) سے بدل جاتی ہے تو ''تو'' (موجود) کا مطلب بھی (وجود+موجود) ''میں'' (وجود) ہی ہوتا ہے۔

☆ موجود ⊙ تُو + وجود ○ میں = موجود ⊙ (ہونا)

جبکہ

وجود ○ میں ۔ موجود = ⊙ وجود ○ (نہ ہونا)

☆ اپنے وجود (میں) میں امرِ رب (روح) موجود (تُو) نہ پانے والا وجود وہ وجود ہے جسے ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ جبکہ اپنے وجود (میں) میں امرِ رب (روح) موجود (تُو) کو پانے والا وجود وہ وجود ہے جسے ابلیس سجدہ کرنے پر مجبور ہے۔

☆ میں سے پہلے نور ہے نور سے پہلے روح ہے روح سے پہلے عقل ہے، عقل سے پہلے علم ہے، علم سے پہلے لوح ہے، لوح سے پہلے قلم ہے۔

☆ ''میں'' سے پہلے ''تو'' ہے ''تو'' سے پہلے ''میں'' ہے ''میں'' سے پہلے ''امر'' ہے امر سے پہلے ارادہ ہے ارادے سے پہلے کُن ہے، کن سے پہلے سبب ہے۔

☆ ''میں سے پہلے روح (امرِ رب) ہے۔ روح سے پہلے عقل (ملکوتیت) ہے۔ عقل سے پہلے حواس (قلب) ہیں، حواس سے پہلے نفس (خواہش) ہے۔ نفس سے پہلے شہوت (شیطنت) ہے۔ شہوت سے پہلے انسان ہے۔

☆ حق الیقین سے پہلے عین الیقین ہے عین الیقین سے پہلے علم الیقین ہے، علم الیقین سے پہلے یقین ہے، یقین سے پہلے ایمان ہے، ایمان سے پہلے علم ہے، علم سے پہلے سوال ہے۔

☆ حقائق سے پہلے لطائف ہیں لطائف سے پہلے بشارت ہے بشارت سے پہلے عبادت ہے عبادت سے پہلے ایمان ہے ایمان سے پہلے علم ہے علم سے پہلے سوال ہے۔

☆ اللہ، ذات، (موجود) ''تُو'' اسم اور صفت کے انسانی روپ محمدؐ (نور) میں انسان (وجود) مجاز کو مقام محمود (کوثر) پر پہنچانے آیا ہے۔

☆ (احمد) تعریف کرنے والا + (محمد) جس کی تعریف کی جائے

= (محمود) تعریف سے بے نیاز

احمد+محمد=محمود

میں+تُو = میں

میں = احمد

تُو=محمد

لٰہذا

میں+تُو=محمود

اور

میں+تُو = میں

محمود= میں

میں

(انائے مطلق)

ھُو

نہیں+تو = ہے+ میں

نہیں+تو =تو

نہیں+ ہے= ہے

نہیں+ میں = میں

تو+ ہے= ہے

تو+ میں = میں

نہیں =تو

نہیں = ہے

نہیں = میں

تو = ہے

تو = میں

ہے= میں

میں

(انائے مطلق)

ھُو

''رَب''

میں وہ ''تُو'' رکھنے والا ہوں جسے ''میں'' رکھنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ تنہا ہوں جسے اپنے جیسے کی تلاش ہے۔ میں وہ کنواں (سبیل) ہوں جسے پیاسے کی تلاش ہے۔ میں وہ جنت (مرضی) ہوں جسے بسنے والے (خریدنے والے) کی تلاش ہے۔ میں وہ حق (دلیل) ہوں جسے ماننے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ نظارہ ہوں جسے آنکھ رکھنے والے کی تلاش ہے ۔ میں وہ میزان (عدل) ہوں جسے عادل کی تلاش ہے۔ میں وہ علم ہوں جسے طلب کرنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ نور ہوں جسے دل (قلب) رکھنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ نکتہ (راز) ہوں جسے کھولنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ کتاب ہوں جسے نفس (قلب) پڑھنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ وزن ہوں جسے اُٹھانے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ خاموشی ہوں جسے کلام کرنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ راستہ (صراطِ مستقیم) ہوں جسے چلنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ دینے ولا ہاتھ ہوں جسے لینے والے ہاتھ کی تلاش ہے۔ میں وہ نیت ہوں جسے عمل کرنے والے کی تلاش

ہے۔ میں وہ شب ہوں جسے جاگنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ فقر ہوں جسے فقیر کی تلاش ہے۔ میں وہ عبادت ہوں جسے عابد کی تلاش ہے۔ میں وہ نعمت ہوں جسے شکر کرنے والے کی تلاش ہے، میں وہ صلواۃ ہوں جسے قائم ہونے والے کی تلاش ہے، میں وہ غیب ہوں جسے مومن کی تلاش ہے۔ میں وہ یقین ہوں جسے صالح کی تلاش ہے، میں وہ نفسِ مطمئن ہوں جسے حق (عدل) پر قائم ہونے والے کی تلاش ہے، میں وہ امر ہوں جسے تسلیم کرنے والے کی تلاش ہے، میں وہ قیوم ہوں جسے قائم ہونے والے کی تلاش ہے، میں وہ ہدایت ہوں جسے متقی کی تلاش ہے، میں وہ صبر و شکر ہوں جسے تسلیم و رضا رکھنے والے کی تلاش ہے، میں وہ قُل ہوں جسے صدا دینے والے کی تلاش ہے، میں وہ غم ہوں جسے گریہ کرنے والے کی تلاش ہے، میں وہ عقل ہوں جسے صاحبِ دل کی تلاش ہے، میں وہ سجدہ ہوں جسے ادا کرنے والے کی تلاش ہے، میں وہ نوید (خوشی کی خبر) ہوں جسے مغموم رہنے والے کی تلاش ہے، میں وہ ''مقامِ محمودؐ'' ہوں جسے مجھ تک پہنچنے والے کا انتظار ہے۔ میں وہ ''تو'' رکھنے والا ہوں جسے ''میں'' رکھنے والے کی تلاش ہے۔

”دُعائے نوید“

اے اللہ! اے رب! اے مولا!

عطا کر میرے قلب کو وہ علم جو تیرا نور ہے، اٹھا دے میرے نفس سے پردہ کہ میں پڑھ سکوں وہ (تقویٰ اور فجور) جو تو نے میرے نفس پر الہام کیا ہے۔ عطا کر مجھے وہ حواس جو جگائیں وہ حِس جسے تو جگانا چاہتا ہے نہ کہ وہ حواس جو جگائیں وہ حِس جسے تو نہیں جگانا چاہتا، عطا کر میری آنکھ کو وہ آنکھ جو دکھائے وہ جو تو مجھے دکھانا چاہتا ہے نہ کہ وہ آنکھ جو دکھائے وہ جو تو مجھے نہیں دکھانا چاہتا، عطا کر میرے کان کو وہ کان جو سنیں وہ جو تو مجھے سنانا چاہتا ہے نہ کہ وہ کان جو سنیں وہ جو تو مجھے نہیں سنانا چاہتا، عطا کر میرے پاؤں کو وہ پاؤں جو چلیں اُس راستے پر جس پر تو مجھے چلانا چاہتا ہے نہ کہ وہ پاؤں جو چلیں اُس راستے پر جس پر تو مجھے نہیں چلانا چاہتا۔ شمار کر میرا اُن شعراء میں جو ایمان لائے اور عملِ صالح بجالائے اور تیرا ذکر کثرت سے کرتے رہے اور ظلم سہتے رہے اور صبر کرتے رہے اور جنہوں نے انتقام لیا نہ کہ شمار کر اُن شعراء میں جنہوں نے گمنام گھاٹیوں (وادیوں) کا سفر کیا اور اپنی فصاحت و بلاغت کے زور پر انسانوں کو گمراہ کیا۔ عطا کر مجھے وہ نیت جو سلامت بھی ہو اور بخیر بھی، عطا کر مجھے وہ عمل جو تیری نگاہ میں نیک ہے نہ کہ ان کی نگاہ میں جو تیری

طرف پشت کئے کھڑے ہیں ،عطا کر مجھے وہ عاجزی جو عاجزی کے تکبّر سے پاک ہو،عطا کر مجھے وہ رزق جو تو نے میرے لئے رکھا ہے نہ کہ وہ رزق جو دنیا نے میری طرف اچھالا ہے۔عطا کر مجھے وہ سجدہ جو تو (نور) مجھ سے کرانا چاہتا ہے نہ کہ وہ سجدہ جو دنیا (طاغوت) مجھ سے کرانا چاہتی ہے، عطا کر مجھے توفیق کہ میں عدل پر قائم رہ سکوں۔عطا کر مجھے وہ یکسوئی کہ میں تعقل کر سکوں ،تفکر کر سکوں ،تدبر کر سکوں، عطا کر مجھے وہ بصیرت کہ میں مان لوں تیری دلیل (نص) کو۔عطا کر مجھے توفیق کہ میں صلواۃ پر قائم ہو جاؤں اے اللہ مجھے اہلِ بیت کے بتائے ہوئے راستے پر چلا اور مجھے پاک کر (مودّت عطا کر) جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے اور مجھ سے رجس (حسد) کو دور رکھ جیسا کہ دور رکھنے کا حق ہے۔عطا کر مجھے وہ بصارت جو دیکھ سکے وہ نشانیاں جو تو نے دن کے نکلنے اور رات کے چھپنے کے درمیان میرے لئے رکھی ہیں،عطا کر میرے دماغ کو وہ شعور جو صحیح اور غلط میں تمیز کر سکے،عطا کر میری زبان کو وہ زبان جو صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط کہہ سکے،عطا کر میرے ہاتھ کو وہ ہاتھ جو مظلوم کی دست گیری کر سکے اور ظالم کی دست شکنی۔عطا کر میری زبان کو وہ زبان جو تیری نعمت کا شکر ادا کرے نہ کہ وہ زبان جو تیری نعمت کا کفران کرے،عطا کر میرے دل کو وہ نازک دل جو علم کا وزن اٹھا

سکے نہ کہ وہ پتھر دل جو جہل کے ہلکے پن سے چیخ جائے ، عطا کر مجھے وہ ایمان جو داخل کرے تیری پناہ میں نہ کہ وہ کفر جو دور کرے تیری پناہ سے، واسطہ تجھے ''والعصر'' کا عطا کر مجھے توفیق خسارے سے بچنے کی اور ایمان لانے کی اور عملِ صالح بجالانے کی اور حق پر قائم رہنے کی اور صبر کرنے کی۔

عطا کر مجھے توفیق کہ میں صلواۃ پر قائم رہوں عطا کر مجھے توفیق کہ میں تیری تسبیح کرسکوں سورج نکلنے سے پہلے (فجر) اور سورج غروب ہوتے وقت (مغرب) اور رات کو (عشاء) اور دن کے دونوں کناروں پر (ظہر اور عصر) عطا کر مجھے تمسک اُس امر سے جو معروف ہے (امر بالمعروف) اور دور دکھ اس کے منکر ہونے سے۔ (ونہی انا لمنکر)

میری توبہ قبول کر میرے مالک تو بڑا غفور الرحیم ہے، عطا کر مجھے توفیق کہ میں راضی ہوں تیرے قضائن (فتوے) پر اور تسلیم کروں تیرے امر کو، بہ وسیلۂ یا علیؑ بہ وسیلۂ محمدؐ و آل محمدؐ

''ربّنا تقبّل منّا انک انت السمیع العلیم''

”نوائے نوید“

اے مولا!　　　اے رب!　　　اے اللہ!

میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر اُن پر جو مانگتے ہیں تجھے تجھ سے اور نہیں مانتے اُن کو جنہیں تو نے اپنا مظہر (دلیل) بنایا ہے۔، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر اُن پر جو مانگتے ہیں کتاب (کا علم) تجھ سے اور نہیں مانتے اُن کو جن پر تو نے کتاب اتاری ہے۔ میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں علم تجھ سے اور نہیں مانتے اُن کو جن کو تو نے صاحبانِ علم قرار دیا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں ہدایت تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے ہدایت بنا کر بھیجا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں صراطِ مستقیم تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے صراط مستقیم بنا کر بھیجا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں تقویٰ تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے متقی بندے ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں تیری رضا تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے اپنی مرضی کا مالک بنایا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر

ان پر جو مانگتے ہیں تیری نعمت تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے
نعمت قرار دیا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں
نور تجھ سے اور نہیں مانتے اُس کو جسے تو نے نور کی صورت میں نازل کیا
ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں عدل تجھ سے
اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے صاحبانِ عدل قرار دیا ہے، میں لعنت کرتا
ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں فلاح تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو
جن کو تو نے نجات بنا کر بھیجا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان
پر جو مانگتے ہیں عمل تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے صالح بندے
ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں نیکی تجھ سے
اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے نیکو کار بندے ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو
بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں عبادت تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو
تیرے عبادت گزار بندے ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان
پر جو مانگتے ہیں رحمت تجھ سے اور نہیں مانتے اُسے جسے تو نے رحمت بنا
کر بھیجا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں
عبدیت تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے مصطفیٰ بندے ہیں، میں

لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں پرہیزگاری تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے پرہیزگار بندے ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں صلہ تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے صلے کا مالک بنایا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں بنا تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے بنائے ہوئے ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں شفاعت تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے شفاعت کا مالک بنایا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانتے ہیں تجھ کو مگر نہیں مانتے ان کو جن کو تُو نے ماننے کا حکم دیا ہے۔

اَلا لعنته الله علی القوم الظٰلمین

بر دشمنانِ ابراہیمؑ و آلِ ابراہیمؑ لعنت بے شمار x بے شمار

بر دشمنانِ عمران و آلِ عمران لعنت بے شمار x بے شمار

بر دشمنانِ محمد و آلِ محمد لعنت بے شمار x بے شمار

"صدائے نوید"

اے اللہ!　　اے رب!　　اے مولا!

میں صدا دیتا ہوں تیرے قہر کو میں صدا دیتا ہوں تیرے غضب کو نازل کر اپنا قہر اُن پر نازل کر اپنا غضب اُن پر، جنہوں نے فسق کیا تیرے قضائن (فتوے) میں اور فجور کیا تیرے امر میں اور لے آئے تیرے امر کے مقابل اپنا امر اور لے آئے تیری توحید کے مقابل اپنا شرک اور لے آئے تیرے نور حق (عدل) کے مقابل اپنا طاغوت باطل (ظلم)۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جو لے آئے تیری آیت کے مقابل اپنی آیت اور لے آئے تیری حجّت کے مقابل اپنی حجّت۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے الجھایا انسان کو اُس میں جس میں انسان کیلئے کچھ فائدہ نہیں اور دور رکھا انسان کو اُس سے جس میں انسان کیلئے فائدہ ہی فائدہ ہے۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے جہل کو علم اور علم کو جہل قرار دیا۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں

نے عدل کو ظلم سے بدل ڈالا نازل کر اپنا قہر ان پر نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے تیری نعمت کو تبدیل کیا۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے تیرے حلال کو حرام اور تیرے حرام کو حلال کیا۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے غصب کیا حقدار کا حق اور قرار دیا اسے اپنی چرب زبانی سے اپنا حق ۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے تیری دی ہوئی عزت کو ذلت کہا اور تیری دی ہوئی ذلت کو عزت۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے جھٹلایا تیری نشانیوں کو .نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے کفران کیا تیری نعمت کا۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے زمین پر فساد پھیلایا۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے فسق و فجور کو رائج کیا۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے زمین پر خونِ ناحق بہایا۔

یا قاھر و یا ضربت الشدیدُ

یا منتَقمُ یا رحیمُ یا کریمُ یا حسینؑ

''خدائے نوید''

اے اللہ!　　اے رب!　　اے مولا!

اے یومِ الست و یوم الدین کے مالک تیرا شکر ہے تیرا شکر ہے۔اے میری تاریکی کو نور سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے جہل کو علم سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری تنہائی کو یکتائی سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ خود نہ پیدا ہو سکنے والے کو پیدا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری حاجات کو طلب کرنے سے پہلے پوری کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری بات بگڑنے سے پہلے بنانے والے تیرا شکر ہے۔اے میری راہ میں مشکل آنے سے پہلے اُسے حل کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے شکر سے پہلے نعمت اتارنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ بے جان خاک کے پتلے کو روح عطا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لیے زمین بچھانے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے عرش قائم کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے تنفس سے پہلے ہَوا پیدا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری

بھوک سے پہلے غذا پیدا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری پیاس سے پہلے پانی پیدا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ وجود کے لئے عالمِ موجود پیدا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے سبب سے پہلے اسباب مہیا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے شبہہ کو یقین سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری مَیں کے لئے تُو بن جانے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے مجھ جیسا بن جانے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ پر احسان کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ پر بلا وجہہ کرم کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ بے زبان کو نطق عطا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھے لوح و قلم عطا کرنے والے تیرا شکر ہے اے میری موت کا سرا میرے ہاتھ میں دینے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھے میری موت کے مالک بنانے والے تیرا شکر ہے۔اے اپنے قہر کے سائے سائے مجھے اپنے رحم کی طرف بلانے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے ظاہری اور باطنی گناہوں کو ثواب سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری ناتوانی کو قوت سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھے اپنی صورت پر پیدا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے

میری موت (دُنیا) کو زندگی (آخرت) سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری ''نہیں'' کو ''ہے'' سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری نیت کو سلامت اور خیر پر رکھنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ بے خبر کی خبر گیری کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے آوارہ نفس کو اپنی جانب ہنکانے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ بے پناہ کو پناہ دینے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے صراطِ مستقیم بن جانے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے ہدایت بن جانے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے کتاب بن کر اترنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے نعمت بن کر اترنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لیے بشارت رکھنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے اجرِ عظیم رکھنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھے قیام و رکوع و سجود عطا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری توبہ قبول کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ مغموم کیلئے نوید خوشی کی خبر بن جانے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ حقیر کا شکر قبول کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے یوم الست و یوم الدین کے مالک تیرا شکر ہے۔تیرا شکر ہے۔تیرا شکر ہے۔

التجائے نوید

اے ربِّ جہاں پنجتنِؑ پاک کا صدقہ
انسان کا دامن غمِ شبیرؑ سے بھر دے

بچوں کو عطا کر علی اصغرؑ کا تبسم
بوڑھوں کو حبیب ابنِ مظاہر کی نظر دے

کم سن کو ملے ولولۂ عونؑ و محمدؑ
ہر ایک جواں کو علی اکبرؑ کا جگر دے

ماؤں کو سکھا ثانی زہراؑ کا سلیقہ
بہنوں کو سکینہؑ کی دعاؤں کا اثر دے

مولا تجھے زینبؑ کی اسیری کی قسم ہے
بے جرم اسیروں کو رہائی کی خبر دے

جو چادرِ زینبؑ کی عزادار ہیں مولاؑ
محفوظ رہیں ایسی خواتین کے پردے

یارب تجھے بیماریٔ عابدؑ کی قسم ہے
بیمار کی راتوں کو شفایاب سحر دے

مفلس پہ زَر و لعل و جواہر کی ہو بارش
مقروض کا ہر قرض ادا غیب سے کر دے

جو دین کے کام آئے وہ اولاد عطا کر
جو مجلسِ شبیرؑ کی خاطر ہو وہ گھر دے

غم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غمِ شبیرؑ
شبیرؑ کا غم بانٹ رہا ہے تو اِدھر دے

''یااللہ یاعزیٰ''

تم غیب (اللہ) کوسجدہ کرنے ماننے کا کوئی بھی جواز ''بُت'' تراش لوتمہارا ہر جواز وجود محمدؐ اور وجود ابراہیمؑ کے انکار سے شروع ہوتا ہے یعنی تمہارا غیب (اللہ) ہے اور بُت (عزیٰ) ہے جبکہ محمدؐ اور ابراہیمؑ نہ غیب (اللہ) ہیں نہ بُت (عزیٰ) بلکہ وہ تو غیب کا وجود ہیں یعنی ابراہیمؑ کوسجدہ نہ کرنے نہ ماننے کے لئے تم نے غیب (اللہ) کو بُت (عزیٰ) کی شکل دے دی اور کہا ہم وجود ابراہیمؑ کوسجدہ نہیں کریں گے نہیں مانیں گے بلکہ بُت عزیٰ کو سجدہ کریں گے مانیں گے یعنی ہم وجود محمدؐ کوسجدہ نہیں کریں گے نہیں مانیں گے بلکہ غیب (اللہ) کوسجدہ کریں گے مانیں گے یعنی تمہارا بُت (عزیٰ) غیب (اللہ) ہے جبکہ غیب (اللہ) بُت (عزیٰ) ہے یعنی تم نے بُت (عزیٰ) کی آڑ میں وجود ابراہیمؑ کوسجدہ کرنے ماننے سے انکار کیا اور غیب (اللہ) کی آڑ میں محمدؐ کوسجدہ کرنے ماننے سے انکار کیا یعنی تم نے وجود ابراہیمؑ کے انکار میں غیب (اللہ) کو بُت (عزیٰ) سے بدل ڈالا

اور وجود محمدؐ کے انکار میں بُت (عزیٰ) کو غیب (اللہ) سے جبکہ وجود ابراہیمؑ اور وجود محمدؐ کا اقرار ہی غیب (اللہ) کا اقرار ہے اور وجود ابراہیمؑ اور وجود محمدؐ کا انکار ہی غیب (اللہ) کا انکار ہے یعنی تم نے وجود کا انکار کر کے غیب کو سجدہ کیا اور مانا اِسی سبب سے تو تم گمراہ ہوئے اور دائمی عذاب اور دائمی لعنت کا شکار ہوئے۔

نویدنامہ

ھُو

نہ مَیں ''تو'' ہوں نہ مَیں ''مَیں'' ہوں
نہ مَیں ''ہے'' ہوں نہ مَیں ''نہیں'' ہوں
نہ مَیں خالق ہوں نہ مَیں مخلوق ہوں
نہ مَیں اِسم ہوں نہ مَیں معنیٰ ہوں
نہ مَیں حیات ہوں نہ مَیں موت ہوں
نہ مَیں فنا ہوں نہ مَیں بقا ہوں
نہ مَیں حاضر ہوں نہ مَیں غائب ہوں
نہ مَیں ظاہر ہوں نہ مَیں باطن ہوں
نہ مَیں غیب ہوں نہ مَیں حضور ہوں
نہ مَیں بے دلیلی ہوں نہ مَیں دلیل ہوں

نہ مَیں نیست ہوں نہ مَیں ہست ہوں
نہ مَیں سمت ہوں نہ مَیں مقام ہوں
نہ مَیں حرف ہوں نہ مَیں عدد ہوں
نہ مَیں افقی ہوں نہ مَیں عمودی ہوں
نہ مَیں سکوت ہوں نہ مَیں صدا ہوں
نہ مَیں وہم ہوں نہ مَیں حقیقت ہوں
نہ میں گُمان ہوں نہ میں یقین ہوں
نہ میں پانی ہوں نہ میں مٹی ہوں
نہ میں ہَوا ہوں نہ میں آگ ہوں
نہ مَیں ذات ہوں نہ مَیں صفت ہوں
نہ مَیں ''کیا'' ہوں نہ مَیں ''کیوں'' ہوں
نہ مَیں اگر ہوں نہ مَیں مگر ہوں
نہ مَیں دُور ہوں نہ مَیں نزدیک ہوں
نہ مَیں آغاز ہوں نہ مَیں انجام ہوں
نہ مَیں عرش ہوں نہ مَیں فرش ہوں

نہ مَیں ہوں نہ مَیں نہیں ہوں
نہ مَیں اقرار ہوں نہ مَیں انکار ہوں
نہ مَیں روشنی ہوں نہ مَیں تاریکی ہوں
نہ مَیں صفر ہوں نہ مَیں لا ہوں
نہ مَیں مثبت ہوں نہ مَیں منفی ہوں
نہ مَیں زمان ہوں نہ مَیں مکان ہوں
نہ مَیں ازل ہوں نہ مَیں ابد ہوں
نہ مَیں عدم ہوں نہ مَیں وجود ہوں
نہ مَیں سفر ہوں نہ مَیں قیام ہوں
نہ مَیں یہ ہوں نہ مَیں وہ ہوں
نہ میں کوئی ہوں نہ مَیں کون ہوں
نہ مَیں جزو ہُوں نہ مَیں کل ہُوں
نہ مَیں ارزاں ہوں نہ مَیں عنقا ہوں
نہ مَیں ممکن ہوں نہ مَیں واجب ہوں
نہ مَیں تذکیر ہوں نہ مَیں تانیث ہوں

نہ مَیں اصل ہوں نہ مَیں نقل ہوں
نہ مَیں یعنیت ہوں نہ مَیں لایعنیت ہوں
نہ مَیں معنویت ہوں نہ مَیں بے معنویت ہوں
نہ مَیں قید ہوں نہ مَیں آزاد ہوں
نہ مَیں پوشیدہ ہوں نہ مَیں ظاہر ہوں
نہ مَیں حرکت ہوں نہ مَیں جمود ہوں
نہ مَیں اضافی ہوں نہ مَیں مطلق ہوں
نہ مَیں مادّہ ہوں نہ مَیں روح ہوں
نہ مَیں مفرد ہوں نہ مَیں مرکب ہوں
نہ مَیں محدود ہوں نہ مَیں لامحدود ہوں
نہ مَیں کثرت ہوں نہ مَیں وحدت ہوں
نہ مَیں بلندی ہوں نہ مَیں پستی ہوں
نہ میں جنت ہوں نہ میں دوزخ ہوں
نہ مَیں صاحب ہوں نہ مَیں بندہ ہوں
نہ مَیں ''تُو'' ہوں نہ مَیں ''مَیں'' ہوں

سُنی ہے کس نے تو کس نے نہیں سُنی تُو جان
مِرے امام مکمل ہوئی اذاں میری

میر احمد نوید